پندرہ روزہ
جذبہ

خصوصی اشاعت

عُرس مُبارک موہری شریف

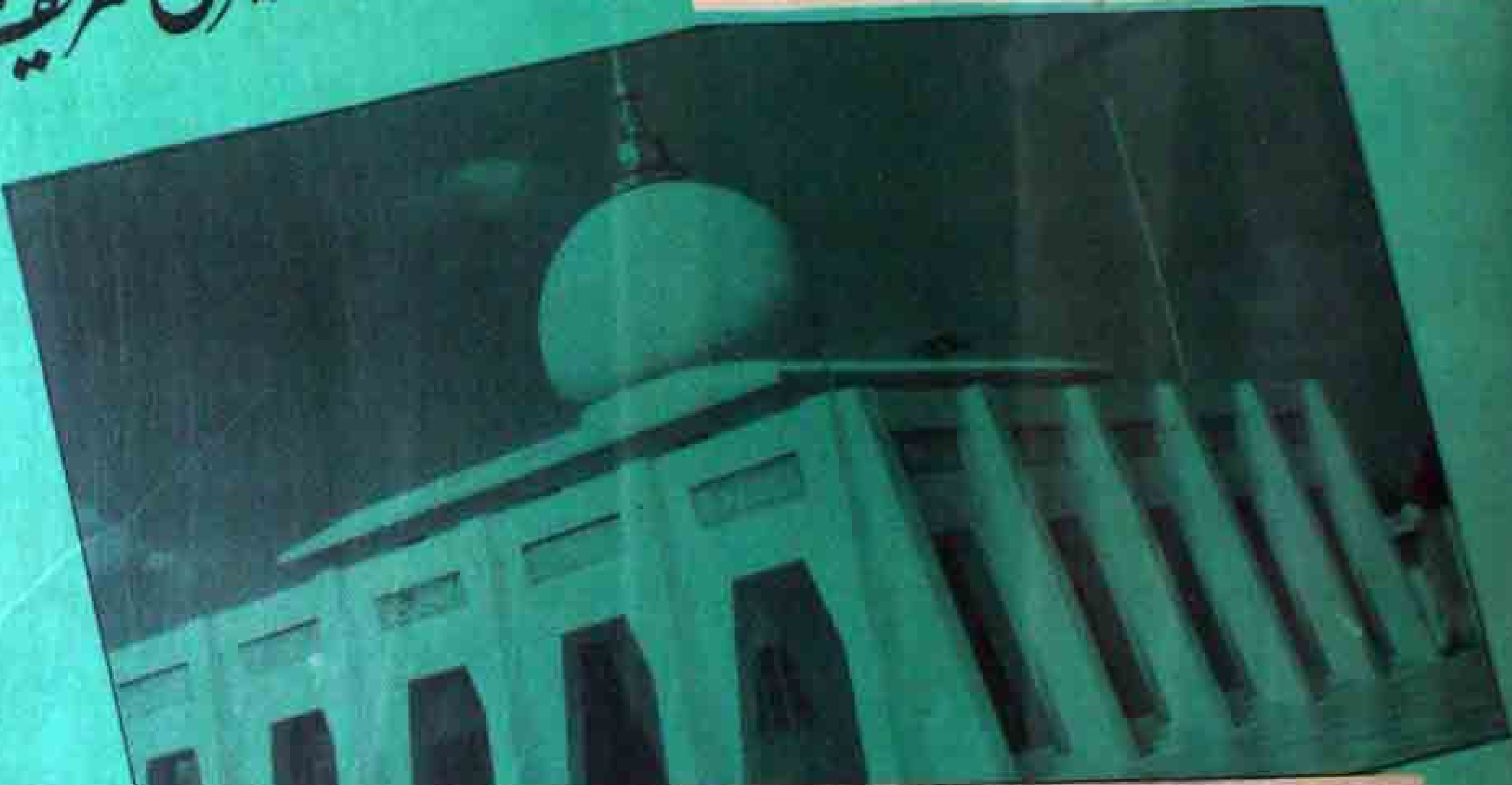

مبلغ اسلام
خواجہ محمد معصوم
کے بیرونِ ممالک
دورہ کی مکمل
رپورٹ

TIME
TIME
PRIME TIME!

Prime

PLAIN YOGURT

Retail Price per cup
Rs. 3.75

AVAILABLE AT ALL LEADING STORES AND BAKERIES IN
LAHORE, GUJRANWALA, SHEIKHUPURA, SIALKOT, GUJRAT, WAZIRABAD, LALAMUSA, FAISALABAD, KHARIAN,

Pioneers in Quality Dairy Products
PRIME DAIRIES LIMITED LAHORE

marfat.com

پندرہ روزہ

جذبہ

قیمت سات روپے

جلد ۴ شمارہ ۱۹

۱۶ تا ۲۸ فروری ۱۹۸۶ء

مجلس ادارت (اعزازی)

مینجنگ ایڈیٹر
راجہ طارق محمود

= ایڈیٹر =
فضل الرحمٰن نعیم

= اسسٹنٹ ایڈیٹر =
شاویز ملک

رابطہ : ۵/۶۳۹ ۔ ڈی I ٹاؤن شپ لاہور ۲۰
جناح سٹریٹ گجرات فون: ۷۱۱۱

اس شمارے میں

حضرت خواجہ محمد معصوم کے تبلیغی دوروں کی مکمل تفصیلات ۔ صفحہ ۵

مزار مبارک موہڑی شریف فن تعمیر کا شاندار نمونہ
صفحہ نمبر ۱۰

حضرت زرین زر بخت کے حالاتِ زندگی
صفحہ نمبر ۱۳

حضرت خواجہ محمد حسین
صفحہ ۱۵

حضرت خواجہ محمد سعید
صفحہ ۱۶

ختمِ خواجگان ۔ صفحہ ۱۹

صوفی مجاز اللہ دتہ بٹ سے انٹرویو ۔ ۲۱

قیامت کے نامے ۔
سول ججوں کا عرضی دعوی ۔ تعلیمی سرگرمیاں
ینتیں ۔ فنی سرگرمیاں ۔ اضلاعی ڈائریاں
فرقہ بندی کیونکر ختم ہو سکتی ہے ۔
پروفیسر طاہر القادری کے قلم سے ۔

فوٹو گرافر
محمد اسلام الرحمٰن
زمان مغل

نمائندگان

گجرات ـــــ راشد ملک ● غفور اسلم ● عبدالغفور عزری

گوجرانوالہ ـــــ ● فیاض ملک

سیالکوٹ ـــــ ● محبوب احمد

جہلم ـــــ ● ایم اے ناصر سرور ● ریاض نظامی

فیصل آباد ـــــ ● محمد محمد خرم

میرپور (آزاد کشمیر) ـــــ ● قاضی عبدالاحمد ● دلدار محمد شیراز

کراچی ـــــ ● راجہ عبدالعلیم اظہر

کوئٹہ ـــــ راجہ ضیاء الحق احمد

لاہور ٹاؤن شپ ـــــ انعام الحق رضا

بیرونی نمائندگان

سعودی عرب ـــــ محمد اسلم بٹ

کویت ـــــ نعیم اللہ مہتمم

دوحا ۔ قطر ـــــ محمد اسلم میر

پبلشر: راجہ طارق محمود طابع: مقصود احمد ملک ۔ مطبع : گرین لائٹ پریس گجرات ۔

مقام اشاعت : جناح سٹریٹ اندرون شاہدولہ گیٹ گجرات

marfat.com

در منقبت خواجہ محمد معصوم مدظلہ العالی

می رقصم

از حکیم سلطان احمد فاروقی چشتی (شیخوپوری)

بشوقِ منزلے جستم نہاں در ذاتِ او ہستم
چناں در ذوقِ او مستم کہ بر ہر گام می رقصم

بعشق خواجہ معصوم صبح و شام می رقصم
بمثلِ بادہ رنگینم مثالِ جام می رقصم

مرا حاصل ہمے آید بہ ہر جستنے منازلہا
اے ہمدم تو ہمی گوئی کہ من ناکام می رقصم

خرد مارا ہمی گوید بدار ایں رازہا اخفا
جنونِ عشق می گوید بیا، بر بام می رقصم

سرِ بام آ تماشا کن ببیں دیوانۂ خود را
برائے تو ہمے رقصم، نہ بہرِ نام می رقصم

ندا آمد کہ چشتی در دیارِ یار خواہی مرد
بحمد اللہ خوش بختم بر ایں انجام می رقصم

marfat.com

بیرونِ ممالک تبلیغی دوروں کی مکمل تفصیلات

ملاقات: راجہ طارق محمود۔ شاویز ملک
محمد یوسف قریشی۔ راقم الحروف

عکاسی: محمد اسلام الرحمن

رپورٹ: فضل الرحمن حنیم

وہاں ڈاکٹر اسرار احمد بھی ملنے کے لیے آئے

حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم سے ایک یادگار ملاقات

عرب ممالک میں ذکر کی محفلوں میں لوگوں کی کثرت قابلِ دید ہوتی ہے

بانی سلسلہ عالیہ حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم نقشبندیہ مجددیہ، نوابیہ معصومیہ ابھی چند روز قبل ہی وطن واپس تشریف لائے ہیں ۵ - ۶ - ۷ مارچ کو موہری شریف میں سالانہ عرس مبارک کی مقدس تقریبات شروع ہونے والی ہیں اس موقع کی مناسبت سے سرکار معصوم گرامی سے شرف ملاقات حاصل کرنا سعادت سے کم نہ تھا لہٰذا بہت کچھ سوچ بچار کے بعد جناب صاحبزادہ حفیظ

marfat.com

الحاج خواجہ محمد معصوم مدظلہ اپنے دورے کی تفصیلات بیان فرما رہے ہیں

الرحمٰن معصومی سے ملاقات کا وقت حاصل کیا گیا اور یوں ۱۸ فروری کو دس بجے صبح راجہ طارق محمود کی ہمراہی میں جذبہ کا قافلہ دربار عالیہ موہری شریف پہنچا۔ یہاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہمارا انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا۔ بعد ازاں کمال مہربانی و شفقت سے دربار عالیہ کی تعمیر و مرمت و تزئین و آرائش کے بارے میں مکمل معلومات بہم پہنچائیں اور روضہ اقدس و جامع مسجد زرین زرنگار و روضہ حضرت مائی صاحبہ کی زیارت کرائی نیز حوض شفا یعنی ڈیم دکھایا بعد ازاں سادہ مگر عمدہ

کھانا کھلانے کے بعد حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم مدظلہ تعالیٰ کی خدمت میں ہمیں لیجایا گیا۔

حضرت صاحب نے کمال تلطف و نوازش سے گفتگو فرمائی

حضرت صاحب گاؤتکیے پر تشریف فرما تھے۔ سامنے چھوٹی سی میز پر ایک جانب گھڑی۔ اور چند

کاغذات وغیرہ ترتیب کے ساتھ رکھے ہوئے تھے جب کہ دائیں اور بائیں لاتعداد لفافے بند تھے جن پر مریدین و معتقدین کے پتے اور دربار عالیہ کی مہریں لگی ہوئی تھیں اور جلی حروف سے بک پوسٹ تحریر تھا حضرت خواجہ کے دائیں ہاتھ ایک خوبصورت سا بکس تھا جس میں ضروری اشیاء رکھی ہوئی تھیں یہ بکس تھا اور اس پر حضرت خواجہ محمد معصوم کا اسم گرامی اور اس معتقد مخلص کا نام درج تھا جس نے محبت و عقیدت کے ساتھ اسے تیار کر کے پیش خدمت کیا تھا۔ حضرت خواجہ سے آپ کے غیر ملکی

صاحبزادہ [illegible] رحمٰن معصومی اپنے برادر بزرگ صاحبزادہ عزیز الرحمٰن [illegible] کے ساتھ

marfat.com

مرقع تجلیات و مرقع جمالیات

مزار ہائے مُبارک

حضرت خواجہ محمد حسین

و

حضرت مائی صاحبہ

کا ایک منظر

وورے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ۴ دسمبر کو دوبئی کے حلقۂ احباب نے مجھے مدعو کیا تھا۔ میرا طریق یہی ہے کہ جس سمت سے احباب پکاریں میں وہاں ضرور جاتا ہوں۔ دوبئی ایرپورٹ پر خاصی تعداد میں احباب موجود تھے جس طریقے سے پاکستان کے اندر محافل ذکر منعقد ہوتی ہیں الحمدللہ فقیر نے اپنے معمول کے مطابق وہاں بھی متعدد محافل ذکر میں شرکت کی۔ یہ تمام پروگرام اعلانیہ انعقاد پذیر ہوئے دوبئی کے الشیخ عبید محمد جنہوں نے شاندار مسجد تعمیر کرائی ہے۔ اور بہت بڑے لینڈ لارڈ اور تاجر ہیں جمعہ کی رات عشاء کے بعد مجھے بلوایا اور استقبالیہ دیا۔
نماز کے بعد میں اور شیخ بیٹھ گئے۔ اس وقت شیخ کے مریدین ڈیڑھ دو صد اور میرے احباب بھی اتنی ہی تعداد میں تھے اور یوں کل حاضری چار سو یا پانچ سو کے لگ بھگ تھی اس موقع پر قصیدہ بردہ شریف جس کے بارے میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عرب ملکوں میں اسے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے جس کی کیفیت سے انہوں نے پڑھوایا۔ اور سپیکر بھی استعمال ہوا اور اقرار بالجبر ہوا وہ قابل دید منظر تھا ہر زبان

پر رب صل علی محمدؐ کا ورد تھا اور محفل پر وجد طاری تھا اور ہر آنکھ پرنم تھی۔ شیخ نے کھڑے ہو کر بانہیں پھیلا کر "توجہ" دی جس کا حاضرین پر بے پناہ اثر دکھائی دیا۔ اس کے علاوہ بھی مساجد رہائش گاہوں وغیرہ پر متعدد محافل کا انعقاد ہوا۔
دوبئی میں ۵ روزہ قیام رہا بعد ازاں ابوظہبی جانا ہوا۔ وہاں بھی محفل میلاد منعقد کی گئی۔ بہت بڑا اجتماع تھا۔ یہیں ڈاکٹر اسرار احمد بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے ابوظہبی کے پاکستان مرکز نے ۹ دن کے لئے ڈاکٹر صاحب کو بک کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا فون آیا کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں میں نے کہا کہ آپ خود ہی وقت مقرر کر لیں مگر انہوں نے فرمایا کہ وقت کا تعین میرے ذمہ ہے چنانچہ میں نے ۱۲ بجے کا تعین کیا جس پر ڈاکٹر صاحب مع دو ساتھیوں کے تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ میں کافی عرصہ سے آپ سے ملنے کا خواہشمند ہوں کئی بار اسلام آباد سے لاہور آتے جاتے ہوئے بھی موہری شریف جانے کا ارادہ کیا مگر صرف اس خیال سے باز رہا کہ شاید آپ وہاں موجود نہ ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے تین چار سوالوں کی وضاحت چاہی فقیر نے اپنی

عقل و دانش کے مطابق جوابات وضاحت پیش کی ہماری یہ ملاقات کوئی ایک گھنٹہ جاری رہی۔ بعد ازاں دوحہ۔ قطر بحرین اور قاہرہ کے دورہ کے بعد سعودی عرب بغرض ادائیگی عمرہ گیا۔ قاہرہ میں ۵ دن کا قیام و پروگرام رہا۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اہل عرب مزارات کا احترام نہیں کرتے مگر قاہرہ میں جو مزارات ہیں وہاں بڑی رونق اور چہل پہل دکھائی دی حسینیہ جہاں سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک مدفون ہے انتہائی خوبصورت عمارت ہے اور زائرین کا اتنا بڑا ہجوم ہے کہ محض جوتے سنبھالنے والے ہی منڈی یا مارکیٹ دکھائی دیتے ہیں۔ الازھر اور حسینیہ باہم متصل ہیں حسینیہ میں بہ آواز بلند ذکر و فکر کیا جاتا ہے اور الازھر یونیورسٹی کے کسی مفتی نے کبھی اس کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں کی۔ قاہرہ سے ۵ جنوری کو عراق پہنچا۔ عراق میں انبیائے عظام۔ اولیائے کرام اور شہدا کے مزار کثرت سے ہیں۔ اندرون شہر چہل پہل دکھائی دی عراق سے میں براستہ جدہ عمرہ کے لئے چلا گیا۔ کویت کے سابق وزیر اوقاف و مذہبی امور ہاشم یوسف الرفاعی ایک مرتبہ مجھے

اہل عرب مزارات کا ازحد احترام کرتے ہیں

marfat.com

مکہ مکرمہ میں محفلِ ذکر میں مجھے شرکت کی درخواست کی گئی

ملے اور کہنے لگے کہ ملتان میں مزارات کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ جدہ میں میرے ساتھ صوفی اللہ دتہ بٹ اور ملتان کے رئیس اعظم ملک رشید علی کھوکھر تھے جب ہم منیٰ و مزدلفہ پہنچے تو جبلِ رحمت کے قریب کسی نے مجھے آواز دی دیکھا تو ہاشم الرفاعی کھڑے بلا رہے تھے فرمانے لگے یا شیخ مکہ مکرمہ میں نمازِ مغرب۔ کے بعد محفلِ ذکر منعقد ہو رہی ہے اور میں آپ کو ساتھ لیجانا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ بابِ عبد العزیز حرم کعبہ میں مغرب کے وقت میں پہنچ جاؤں گا۔ چنانچہ مغرب کے بعد ہم گاڑی میں منصورہ جو کہ شارع مالکی پر واقع ہے پہنچے یہاں السید محمد علوی مالکی نے الرصیفہ شارع مالکی پر دارالعلوم کے ہال میں داخل ہوئے تو حاضرین جن میں ۱۰۰، ۱۲۵ طلبہ تھے اور انڈونیشیا کے طلبہ زیادہ تعداد میں موجود تھے السید محمد علوی مالکی کے والد کی بیعت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے اندر ہے۔ مصری قاری نے رکوع پڑھا۔ بعد ازاں نعت خوانی ہوئی عشار کی نماز کے لئے ہم مسجد میں گئے اس مسجد کا نام شاید النور ہے زنا ہم پوری طرح نام ذہن میں نہیں ہے بڑی کیا خوبصورت عمارت ہے۔ ہمارے ہاں شاید ہی اتنی دیدہ زیب پرشکوہ عمارت کوئی ہوگی۔ نماز کے بعد فرشی نشست جائی گئی۔ قرآن حکیم کا رکوع تلاوت کیا گیا۔ ایک عربی نے نعت پڑھی۔ بعد ازاں عربی و انڈونیشیا طلبہ نے مل کر نعت خوانی کی اور محفل کو وجد و کیف سے دوچار کیا۔ بین کی آواز سن کر سانپ اپنا زہر بھول جاتا ہے اگر حضرت انسان جذب و کیف و مستی میں مبتلا نہ ہو تو وہ کیسا حضرت انسان ہے مدح کے بعد کھڑے ہو کر میں نے حضور کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پڑھا۔ ذکر و فکر کی اس شاندار محفل کے بعد فرشی دستر خوان بچھایا گیا اور عام لنگر کی دعوت دی گئی۔ بڑی بڑی پلیٹوں میں چاول اور سالم دُنبے لائے گئے۔

چالیس من وزنی قرآن مجید کا تیسواں پارہ۔ خورشید عالم گوہر رقم جو جامع مسجد زیرِ زر بخت میں عارضی طور پر رکھا گیا ہے۔ مزار مبارک کی تزئین و تکمیل کے بعد وہاں منتقل کیا جائے گا۔

marfat.com

جب ہم رخصت ہونے لگا تو السید محمد علوی مالکی نے مجھے نذرانہ پیش کیا۔ اس موقع پر آپ نے صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن معصومی کو ارشاد فرمایا کہ نذرانہ رکھ دیا جائے۔ اس پر صاحبزادہ صاحب نے ایک خوبصورت مضبوط بکس اٹھایا اسے کھولا تو اندر قرآن حکیم کے تیس پاروں پر مشتمل تیس کیسٹیں تھیں جو مصری قاری محمود خلیل حصری کی پر کشش مسحور کن پر شوکت لحن میں ہیں۔ کیسٹیں رکھنے کا عمل جاری تھا کہ حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم نے فرمایا کہ فقیر کو اہل عرب نے نذرانہ [illegible]

بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہاں ایسا رواج ہے۔ کیسٹوں کے علاوہ متعدد قیمتی کتابوں کا نذرانہ بھی پیش کیا گیا۔ ان کتابوں میں ۔عقیدہ العوام۔ تل الذیلی المختار من کلام الاخیار۔ الورد المصفیٰ المختار۔ محمد الانسان الکامل۔ موطا امام مالک الحوادث والاحوال النبوۃ۔ فتح القریب۔ لبیک اللھم لبیک شرف الامۃ المحمدیہ وغیرہم شامل ہیں۔

حضرت خواجہ محمد معصوم نے خلیجی ممالک کے دورہ میں متعدد مقدس مقامات پر حاضری دی

قاہرہ (مصر):- ۱۔ سر مبارک دفن سیدنا امام حسینؓ اور مسجد امام حسین علیہ السلام۔ ۲۔ سیدہ سکینہؓ بنت امام حسینؓ ۳۔ سیدہ زینب رضی ہمشیرہ امام حسینؓ ۴۔ سیدہ عائشہؓ پھوپھی رسول اللہؐ ۵۔ سیدہ رقیہؓ بنت حضرت امام علیؓ

عراق بغداد شریف:- ۱۔ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانیؓ پیران پیر سرکار غوث الاعظم دستگیر سرکارؒ ۲۔ حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہؒ ۳۔ حضرت امام ابو یوسفؒ ۴۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؒ ۵۔ حضرت جعفر بن طیارؒ ۶ حضرت سری سقطیؒ (مرشد پاک جنید بغدادیؒ) ۷۔ حضرت جنید بغدادی۔ ۸ حضرت معروف کرخیؒ ۹ حضرت شیخ عمر شہاب الدینؒ سہروردی نقشبندی البکریؒ ۱۰۔ حضرت امام غزالیؒ ۱۱ حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ ۱۲ حضرت ابراہیم خواصؒ ۱۳ زبیدہ خاتونؒ ۱۴ حضرت بہلول دانا۔

کوفہ۔ حضرت ایوب علیہ السلام نبی اللہ حلہ کوفہ رر دیر کوفہ میں مقدس مقامات۔

۱۔ شہادت گاہ حضرت مولیٰ علیؓ ۲ حضرت مسلم بن عقیلؓ ۳۔ امیر مختار بن عبیدہ الثقفی بن حسینؓ ۴ ہانی بن عروہؓ ہانی بن عروہؓ ۵ حضرت خولہؓ بنت علی ہمشیرہ عباسؓ علمبردار ۶۔ حضرت عائشہ بنت امام جعفر صادقؓ ۷ حضرت علی جعفرؓ والد محترم امام جعفر صادق ۸ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۹ حضرت امام رفاعی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ جامعہ یونیورسٹی الازہر شریف ۹۔ حضرت میثم تمارؓ (صحابی حضرت علیؓ)

۷۔ باب الفیل مسجد کوفہ۔

۱۲ مصلے۔ ۱۔ مصلیٰ حضرت ابراہیم خلیلؑ ۲ مصلیٰ خضرؑ بن الیاسؑ ۳ مصلیٰ حضرت آدمؑ ۴۔ مصلیٰ حضرت جبرائیلؑ ۵۔ مصلیٰ حضرت نوحؑ ۶ مصلیٰ حضرت علیؓ شہادت گاہ ۷ مصلیٰ زین العابدینؓ ۸ مصلیٰ حضرت جعفر صادقؓ ۹ مصلیٰ ناقہ حضرت علی ۱۰ مصلیٰ حضور نبی کریم علیہ السلام ۱۱ بیت الطشت ۱۲۔ مصلیٰ مقام دکۃ القضاء

تنور حضرت نوح علیہ السلام جہاں سے طوفان نکلا حضرت اختر دختر حضرت عباس علمبردارؓ حضرت علیؓ کا گھر مسجد کے پیچھے۔

دریائے فرات کا کنارہ جہاں یونسؑ کو مچھلی نے اگلا

نجف اشرف: مزار حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

کربلا معلیٰ شریف:- مزار حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت عباس علمبردارؓ علی اکبرؓ علی اصغرؓ حضرت قاسم حضرت حرؓ بن ریاحؓ

حضرت عونؓ بن عبداللہؓ جعفر طیار بن ابی طالبؓ

بغداد شریف سے حلہ ۱۰۰ کلومیٹر ہے حلہ سے کوفہ ۶۵ کلومیٹر ہے۔ کوفہ سے نجف اشرف ۷ کلومیٹر ہے نجف اشرف سے کربلا معلیٰ ۷۵ کلومیٹر ہے۔ کربلا سے بغداد ۱۰۵ کلومیٹر ہے

بغداد شریف سے موصل ۷۰۰ کلومیٹر ہے جہاں اللہ کے نبی آئے حضرت یونس علیہ السلام حضرت شیث علیہ السلام۔ حضرت دانیال علیہ السلام حضرت جرجیس علیہ السلام۔

مقدس دربار۔ دریائے نیل۔ دجلہ۔ فرات دیکھے

عوامی امنگوں کا ترجمان

پندرہ روزہ
جذبہ گجرات

سالانہ چندہ ۱۰۰ روپے بھجوا کر خریدار بن جایئے :-

تمام اضلاع میں معقول کمیشن پر نامہ نگاروں کی ضرورت۔

پندرہ روزہ جذبہ جناح سٹریٹ گجرات
فون نمبر ۷۱۱ / ۴۳۴۳

marfat.com

مرکزِ انوار و تجلیات

مزار مبارک موہری شریف

فنِ تعمیر کا شاندار نمونہ ہے

تحریر فضل الرحمٰن فہیم

مزار شریف کی عمارت شفاف سنگِ مرمر سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس کا ڈیزائن نہایت دیدہ زیب اور دلکش اور خوبصورت ہے۔ مربع کی شکل میں مزار کے چاروں طرف کشادہ برآمدے ہیں تاکہ زائرین کی آمد و رفت آسانی کے ساتھ ہو سکے ہر جانب کے برآمدے کے پانچ خوبصورت دروازے رکھے گئے ہیں جن پر دیدہ زیب ۶ فٹ لمبے کتبے آویزاں ہیں جن کی کتابت خورشید عالم گوہر قلم نے کی ہے ۱۹ کے لگ بھگ ان کتبوں کی ترتیب میں بھی خاصی قدرت ہے۔ مشرق کی جانب جو 5 کتبے ہیں ان میں (۱) کلمہ طیبہ (۲) الا ان اولیاء اللہ ..... (۳) اللہ نور السموٰت والارض...

(۴) ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی تحریر شدہ ہیں۔ دیگر کتبوں پر جو ایمان افروز عبارتیں درج ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:-

علی امام من است و منم غلام علی - ہزار جان گرامی فدائے نام علی
چہ حسنے آنکہ دیدیم ز حسنش بعد نظر بینم، ہنوزم آرزو باشد کہ بار دیگر بینم
مغزِ قرآں روح ایماں جان دیں، ہست حب رحمۃ العالمین
نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
مردِ حق با صفا کامل و اکمل رہنما نواب الدین سرخیل ہند تاجدار اتقیا
ابوبکر ہمچو کعبہ عمر در طواف او عثمان آب زمزم علی حج اکبر است

برآمدہ سے گذر کر اندر داخل ہوں تو جانب مشرق قبر مبارک کی خالی جگہ دکھائی دیتی ہے جس کے سرہانے یعنی جانب جنوب حضرت سرکار خواجہ محمد معصوم مدظلہ کا کتبہ آویزاں ہے جو سرکار نے اپنی حیات مستعار میں ہی نصب کروا دیا ہے قبر مبارک کی جگہ محفوظ کر لی ہے۔ اس خالی قبر مبارک کے پہلو میں جانب مغرب تاجدار نقشبندیہ مجددیہ موہریہ حضرت خواجہ صوفی نواب الدین محو استراحت ہیں۔ اوپر گنبد کی گولائی میں چاروں طرف اللہ ھو کا وظیفہ تحریر ہے جب کہ ایک گولائی میں آیۃ الکرسی اور دوسری گولائی میں تین قل شریف تحریر ہیں جب کہ سورۂ اخلاص یعنی قل شریف سرہانے کی جانب لکھی ہوئی ہے۔ مغرب و مشرق کی دیواروں پر ان اللہ یامر بالعدل والاحسان اور یا ایہا النبی انا ارسلنٰک ..... تحریر ہیں جب کہ جانب جنوب یعنی پائنتی میں فارسی کا پُر مغز شعر کندہ ہے:

تو آں شاہے کہ بر ایوان مغرت
کبوتر گر نشیند باز گردد

marfat.com

—مزار شریف کا کام انتہائی نفاست و عرق ریزی سے کیا گیا ہے۔ ایورشائن آرٹ شیشہ بازار نیروز پور روڈ لاہور کے استاد محمد قاسم جعفر نے لاتعداد تاریخی عمارتوں میں شیشہ گری سے مزار عالیہ جوہری شریف میں بھی اپنی مہارت کا ثبوت فراہم کیا ہے نیشنل ڈیویلپمنٹس کنسلٹنٹس لاہور نے اس مزار اقدس کا ڈیزائن تیار کر کے اپنا نام اعزازی فہرست میں درج کرالیا ہے۔

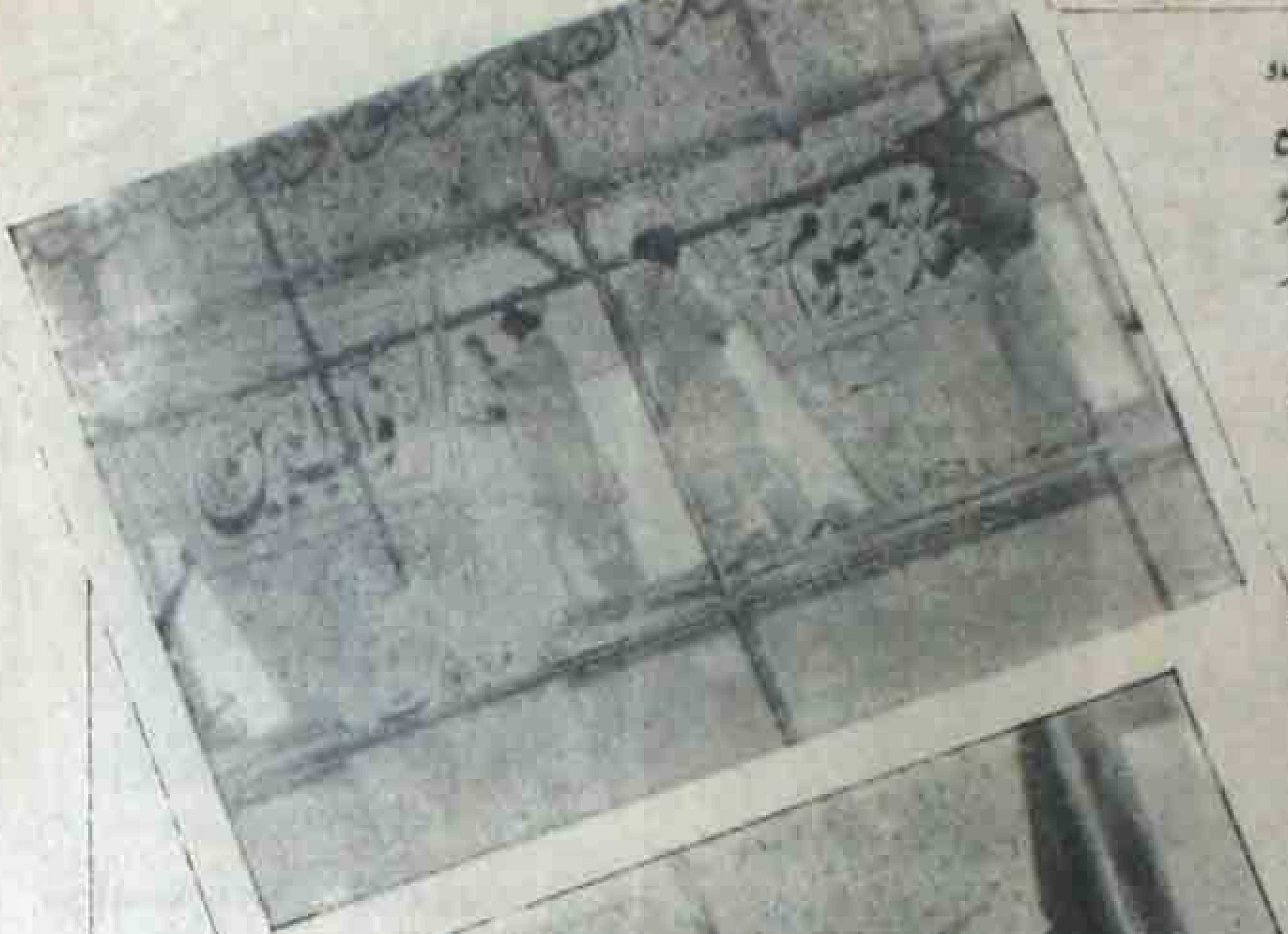

کاریگروں کی مہارت تامہ کا کھلا ثبوت

مزار کی شیشہ گری لا جواب ہے

مزار عالیہ اور روضہ حضرت مائی زینب بی بی صاحبہ کے درمیان دیدہ زیب جامع مسجد زیرِ تکمیل ہے جو ۲۳ جولائی ۱۹۷۳ء کو تعمیر ہوئی مسجد کے ایک کونے میں ۴۰ من وزنی طلائی قرآن حکیم کا تیسواں پارہ خورشید گوہر قلم کا تحریر کردہ الماری میں نہایت ادب و احترام سے رکھا

marfat.com

خورشید عالم گوہر قلم کا شاہکار
قرآن حکیم کا تیسواں پارہ

صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن معصومی
اپنے دفتر میں

ہوا ہے۔ یہ الماری مزار عالیہ میں زیارت میں رکھا جاتا ہے وہ چونکہ شیشہ گری ہو رہی ہے اس لئے عارضی طور پر مسجد میں قرینے سے رکھا گیا ہے جامع مسجد کے خطیب مولانا نذیر احمد ہیں روضہ حضرت مائی صاحبہ کے پہلو میں جانب مشرق الحاج خواجہ محمد حسین ناظم اعلیٰ فرزند اکبر حضرت خواجہ صوفی نواب الدین کا مزار مبارک ہے آپ صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن معصومی خلیفہ نقشبندیہ مجددیہ موہریہ کے والد گرامی ہیں جنہوں نے ۱۸ر جون ۱۹۷۸ کو رحلت فرمائی جب کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مائی صاحبہ ۱۰ر جون ۱۹۷۰ کو سفر آخرت پر روانہ ہوئی۔

مسندِ عالیہ سنگ مرمر سے تعمیر کی گئی ہے۔

روضہ حضرت مائی صاحبہ کے سامنے صحن میں سرکار کی مسند عالیہ سفید سنگ مرمر سے تعمیر شدہ ہے جہاں حضرت صاحب عرس کے بعد تشریف فرما ہوتے ہیں اور مریدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتے ہیں جب کہ عین سامنے حوض شفا واقع ہے جو ۸۰ فٹ لمبا اور ۵۰ فٹ چوڑا اور ۲۳ فٹ گہرا ہے جہاں کا پانی شاک کیا جاتا ہے اور وضو و غسل وغیرہ کے لئے فلٹر کر کے استعمال میں لایا جاتا ہے حوض شفا میں رنگ برنگی مچھلیاں تیرتی ہیں۔

زیادہ سے زیادہ منافع
اور اصل سرمایہ کے تحفظ کی ضمانت
ہمارے منصوبوں میں تعاون سے حاصل کیجئے
نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ
قائم شدہ ۱۹۶۴ء
منظور شدہ و زیر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ۱۹۲۵ء
پنجاب بھر میں 165 شاخیں عمبران کی خدمت میں سرگرم عمل
سینٹرل آفس، مال ویو پلازہ، بینک سکوائر، لاہور

marfat.com

خواجہِ خواجگان قطب الاقطاب محبوبِ ربانی

سُلطان الاولیاء حضرت خواجہ صُوفی نوابُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ

"وہ لوگوں کی باطنی تربیت فرمائے گا"

خواجہِ خواجگان قطب الاقطاب محبوب ربانی غوثِ زمانی زریں زر... سلطان الاولیاءؒ الحاج حضرت خواجہ صوفی نواب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ دربارِ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ نوری شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

ولادتِ باسعادت: آپ بروز جمعۃ المبارک ۲۸ صفر المظفر ۱۳۱۹ھ بمطابق یکم فروری ۱۹۰۱ء موضع کھمباہ ریاست جموں و کشمیر میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد محترم بابا احمد دین صاحب اُس وقت جنگل کو سیر کے لئے گئے ہوئے تھے۔ کیا دیکھا کہ ایک شیر یکایک ظاہر ہوا اور سامنے آکر سر قدموں میں رکھ دیا۔ باباجی صاحب دیکھ کر حیران رہ گئے پھر راستے میں اس علاقے کے ایک مشہور مجذوب نے انہیں مبارک باد دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو سعید صالح فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہوگا اور جہان کو نورِ ایمان سے منور کرے گا۔ باطنی تربیت فرمائے گا۔

زمانہ طفولیت: آپ مادر زاد ولی اللہ تھے بچپن میں یہ حالت تھی کہ گھنٹوں آسمان کی طرف دیکھتے رہتے اور کبھی تفکرات میں ایسے کھو جاتے کہ ماحول کی کچھ خبر نہ رہتی۔ چھ سال کی عمر میں آپ کی ملاقات ابدالِ زماں حضرت سید ولایت شاہ صاحب سے ہوئی جنہوں نے آپ کی باطنی تربیت فرمائی

marfat.com

آپ کی زندگی معجزوں سے عبارت تھی

بچپن سے ہی آپ سے کرامات کا ظہور شروع ہو گیا تھا۔ جس زمانہ میں قبلۂ عالمؒ زیر تعلیم تھے تو آپ کا قاعدہ بغیر جلد کے تھا۔ والدین سے جلد بنوانے کیلئے عرض کیا۔ مگر عدیم الفرصتی کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا جب دو تین دن گذر گئے تو خیال آیا کہ مجھے کوئی بھی جلد بنوا کر نہیں دیتا اسی رات آپ نے غصہ میں قاعدہ الماری میں رکھ دیا جب بیدار ہوئے تو اس قاعدہ کو بڑی شاندار جلد لگی ہوئی تھی والدین اور مدرسے کے سب لوگ بڑے حیران تھے۔

شرفِ بیعت:۔ خلافت ملنے کے بعد آپ نے ہندوستان، کابل، قندھار، غزنی، عراق، ایران اور خراسان وغیرہ کے علاقوں کا سفر کیا اور لاکھوں

نے حج کی مبارک باد دی اور اس خوشی میں موتیوں کی چھتری ہاتھ میں لے کر قبلۂ عالمؒ کی عزت فرمائی۔

جب قافلہ بصرہ پہنچا تو آپ نے زبیر نامی گاؤں میں پہنچ کر اصحابِ رسولؐ اللہ میں سے حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت امام حسن بصریؒ کے مزارات کی زیارت کی اور آپ نے امام صاحب کی روحانیت کی بہت تعریف فرمائی۔

قافلہ بصرہ سے روانہ ہو کر براستہ کویت مدینہ العزیز روما اور مراکش سے ہوتے ہوئے مقام ساحل پر پہنچے جہاں تمام قافلہ نے احرام باندھا۔ اس یک رنگی سے آپ کے دل پر عجیب رقت طاری ہوئی جس طرف نگاہ اٹھتی یہی معلوم ہوتا کہ آج آسمان و زمین والوں نے احرام باندھا ہے دوسری صبح روانگی ہوئی جوں جوں مکہ معظمہ قریب آرہا تھا طبیعت میں رقت بڑھتی جاتی تھی بیت اللہ شریف

کعبہ کا طواف فرما رہے ہیں۔ جب یہ نچوں وجود ملا تو حقیقت کعبہ دل سے مل گئی۔

طواف سے فارغ ہو کر جب آپ عرفات میں پہنچے تو نمازِ ظہر کے بعد تسبیح میں مشغول ہو گئے جب بدن مبارک میں تھکاوٹ محسوس ہوئی تو استراحت کیلئے لیٹ گئے۔ خواب میں دیکھا کہ حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع انبیاء و اولیاء جبل رحمت پر تشریف فرما ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کو غوثیت اور قطبیت مبارک ہو جہاں تمہارے دم سے زندہ ہے اسی سال حج تمہارے ذریعہ قبول ہوا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

وصال:۔ قبلۂ عالم کا جب آخری وقت قریب آیا تو حضور فرمانے لگے میرے سامنے میرے شیخ و مرشد ایک عظیم تخت پر جلوہ افروز ہیں اور جنت کا نظارہ میرے پیش نظر ہے۔

آپ نے اپنے صاحبزادہ خواجہ محمد حسین صاحب

پاکستان میں ہزاروں عقیدتمند ہیں

مرید ہو گئے اور پاکستان میں بھی اب تک لاکھوں مرید موجود ہیں جن کے قلوب ذکر الٰہی میں مشغول ہیں۔

سفرِ حج مبارک:۔ آپ کے سفر حج مبارک کے مفصل حالات رسالہ کشف الحرمین میں موجود ہیں۔ یہاں پر چند واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۰ آپ ۱۳۷۲ھ ، ۱۹۵۲ء میں بذریعہ ٹرانسپورٹ حج کے لئے تشریف لے گئے جب قافلہ لاہور پہنچا تو آپ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر تشریف لے گئے حضرت داتا صاحب

پر نظر پڑتے ہی لطافت بڑھنے لگی اور لطافت اپنے اپنے مقام پر جگ مگ جگ مگ کرنے لگے آپؒ نے ہر ایک لطیفہ کا نور علیحدہ علیحدہ مشاہدہ کیا اللہ تعالیٰ نے حقیقت کعبہ سے آگاہی آگاہی نصیب فرمائی لطافت و نورانیت ایسی غالب ہوئی کہ وجود مبارک تبدیل ہونے لگا جب چار بار وجود مبارک تبدیل ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ خانہ

و صاحبزادہ عزیز الرحمن سے شہد طلب کیا۔ آپ نے تھوڑا سا شہد منہ میں اپنا پھیرا نیچے بل خانہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے فوری ملاقات کا وقت

marfat.com

آ پہنچا ہے خواجہ محمد معصوم صاحب کو واپس جا رہی اللہ تعالےٰ آپ کا اور سب دوستوں کا حافظ و ناصر ہے۔ یہ آخری الفاظ تھے اس کے بعد آپ اللہ، اللہ کرتے ہوئے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کا وصال مبارک قبل دوپہر بارہ ربیع الاوّل ۱۳۸۹ھ ۱۹۶۵ء بروز سوموار ... بجے کو بذریعہ ٹیلی گرام، ٹیلی فون اور ... سب عام دوستوں کو مطلع کر دیا گیا ۱۳ ربیع الاول ... بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ حزب الاحناف لاہور نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں عقیدت مندوں کی شرکت کی ..... اور شام کو آپ کو جامع زریں زرینت کے متصل سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت خواجہ

محمد حسین صاحب

رحمۃ اللہ علیہ

خواجۂ خواجگان زبدۃ العارفین بقیۃ السلف حجۃ الخلف مظہر قبلۂ عالم غوث زماں الحاج حضرت خواجہ صوفی محمد حسین صاحب المعروف ناظر اعلیٰ سرکار ایک متقی انسان تھے وہ ریلوے اسٹیشن کھاریاں سے چار میل دور مغرب کی جانب ایک پہاڑی کے دامن میں واقع قصبہ موہری شریف ہے ابتدائی تعلیم آپ اپنے قصبے میں حاصل کی بعد ازاں اپنے والد بزرگ وار جناب سلطان اولیاء الحاج حضرت صوفی نواب الدین صاحب ظاہری و باطنی علم کی تکمیل پائی حضرت صاحب نہایت ہی نیک طینت بزرگ تھے ہر ایک سے محبت و خلوص سے پیش آتے طالبین کی تربیت میں آپ کو ایک خاص مقام حاصل تھا محفل میں دوستوں کی اصلاح کے لئے ہی عارفانہ گفتگو کرتے پنجابی کا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے

رنگا رنگ سہیلیاں تے رنگا رنگ کوٹھے
بھریا او ہو جاوے جس دا تروڑ چڑھے

جناب نے حضرت صاحب کے ارشادات عالیہ پر مبنی ایک کتاب کا مسودہ آپ نے ترتیب دیا تھا جس کا نام آپ نے اظہار الکریم ترتیب دیا تھا آپ کو اپنے والد بزرگوار قبلہ مرشد کامل سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی اس لئے آپ اپنی صورت و سیرت میں اپنے والد مرشد پاک کے مظہر اتم تھے وصال سے کچھ عرصہ قبل اکثر کہتے تھے کہ میں تمام فرائض عہدے سے فارغ ہو چکا ہوں۔ بعد ازیں علیل ہو گئے آپ نے اہل خانہ کو وصیت کی میرے مرنے کے بعد حضور قبلہ عالم کا کرتہ مبارک میرے کفن کے اندر پہنا دیں وصال مبارک ۱۲ رجب ۱۳۹۶ھ بمطابق ۱۸ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار مزار مبارک دربار عالیہ موہری شریف میں ہے۔ حضور کا نماز جنازہ جناب الحاج خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالیٰ نے پڑھایا۔

صورت از بے صورتی آمد برون باز شد
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

marfat.com

الحاج خواجہ محمد معصوم مدظلہٗ العالی

ماہ و سال کے آئینے میں

الحاج خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جناب اعلیٰحضرت خواجہ صاحب ریلوے اسٹیشن کھاریاں سے چار میل دور مغرب کی جانب ایک پہاڑی کے دامن میں واقع قصبہ موہری شریف ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے

اولیائے کرام و مشائخ میں نہایت ممتاز برگزیدہ ہستی ہیں آپ کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے آپ کامل ولی اللہ ہیں آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہے روشن پیشانی میں نورانیت کی چمک ہے جسے دیکھ کر قلوب دردِ شوق سے تڑپ اٹھتے ہیں آپ کے چہرۂ مبارک پر نوری نور ہے آنکھوں میں چمک ہے اخلاق محمدی کی جیتی جاگتی تصویر ہیں غرضیکہ زندگی کا ایک ایک لمحہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کی تفسیر ہے

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت خواجہ صوفی نواب الدین صاحب سے حاصل کی کچھ عرصہ فن قرأت کے حصول کے لئے موضع ساگری ضلع راولپنڈی تشریف فرمایا۔ اس کے بعد دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں زیر تعلیم رہے۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات جناب سید احمد شاہ صاحب مدظلہ سے فقہ، حدیث اور تفسیر وغیرہ کی تکمیل کی ۱۹۵۲ء میں دارالعلوم حزب الاحناف سے آپ کی دستار بندی ہوئی جب آپ کی عمر ۱۸ سال کی ہوئی۔

آپ کو جناب غوثِ زماں الحاج حضرت نواب الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکات میں پیش کیا اور شرف بیعت حاصل کی۔

سفرِ حج مبارک: حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی اپنے والدِ ماجد جناب غوثِ زماں الحاج حضرت صوفی نواب الدینؒ کے ہمراہ بذریعہ ٹرانسپورٹ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول کے لئے

آپ کی روشن پیشانی میں نورانیت کی چمک ہے

تشریف لے گئے سب سے پہلے لاہور پہنچے اور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی اور تجلیاتِ انوارِ الٰہیہ سے بہرہ ور ہوئے۔ لاہور سے روانہ ہو کر ۱۳ افراد کا یہ قافلہ بصرہ پہنچا اور حضرت زبیرؓ، حضرت انس بن مالک، حضرت امام حسن بصریؒ کے مزارات پر حاضری دی تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرنے کے بعد حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

دستارِ فضیلت، خلافت و اجازت: جناب حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی کو ایک خاص محفل پاک میں جناب غوثِ زماں الحاج حضرت صوفی نواب الدین صاحب علیہ الرحمۃ نے [illegible] کے سامنے دستار بندی کی [illegible] روحانی [illegible] آپ کے [illegible] اور تمام مزارات پاک کی زیارت سے مستفیض ہو کر حضور واپس تشریف لائے۔

سفرِ مبارک و دورۂ تبلیغ: تمام پاکستان کا تبلیغی دورہ کیا محافل، مجالس ذکر اور اشاعت دین کے لئے شب و روز کوشاں رہے لاکھوں مخلوقِ خدا کی اصلاح کی آپ کے دستِ مبارک پر لاکھوں مرید ہوئے اور آپ کی توجہ باطنی سے ہزاروں لوگوں کے دل معرفتِ الٰہی سے منور ہو گئے اور ذکر الٰہی پر دوام نصیب ہوا۔

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء کو فیصل احمد محمد انور خان بلوچ کی کوٹھی پر تشریف لانے پر ہزاروں عقیدت مندوں نے استقبال کیا۔ تمام فضا ذکر خدا سے گونج اٹھی جناب حیدر علی طور سپرنٹنڈنٹ جیل کی خصوصی استدعا پر حضور جیل میں تشریف لے گئے جیل کے اندر سینکڑوں قیدیوں نے اللہ ہو کے ذکر پاک سے استقبال کیا حضور نے قیدیوں

marfat.com

خطاب فرمایا اور انہیں گناہوں سے توبہ کرنے
اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین فرمائی
ینکڑوں قیدیوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
م کی اطاعت کا عزم کرتے ہوئے توبہ اور بیعت کر
اسی وقت تمام جیل کی فضا ذکر "اللہ ہو" سے
گونج اٹھی۔

یرونِ ممالک تبلیغی دورہ

۷۳-۱۹۷۲ء میں اسلامک سنٹر آف برطانیہ
جانب سے دورہ یورپ کی دعوت پر آپ
سلام کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر لندن تشریف
لے گئے۔ عیسائی اور دیگر مذاہب کے کئی لوگوں نے
سلام قبول کرکے آپ کے مبارک ہاتھوں پر
بیعت کی سعادت حاصل کی دورہ کی تکمیل کے
بعد واپسی سرزمین حجازِ مقدس سے عمرہ و زیارت
حرمین شریفین سے باحسن و خوبی فارغ ہو کر ۲۳۔
نومبر ۱۹۷۳ء بذریعہ ہوائی جہاز واپس پاکستان
تشریف لائے لاہور ایئرپورٹ پر ہزاروں عقید
تمندوں نے آپ کا استقبال کیا اور قاضی نور حسین
صاحب کے مکان پر ختم خواجگان حلقۂ ذکر و مجلس
پاک ہوئی۔

حضور خواجہ خواجگان اعلیٰ صاحب مدظلہ العالی
۱۹۷۵ء میں دوبارہ لندن۔ گلاسگو اسکاٹ لینڈ
والطرف لندن کے علاوہ ناروے۔ ڈنمارک
سویڈن۔ جرمنی و ایسٹ افریقہ کا تبلیغی دورہ کیا
جب کہ عیسائی دوسرے مذاہب کے پیروکاروں
کی کثیر تعداد مشرف بہ اسلام ہوئی اور آپ کے
حلقہ بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا
آپ کے اکثر خلفائے بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ
اسلام آپ کی سرپرستی میں باحسن طریقہ سے انجام
دے رہے ہیں۔

سفرِ حج مبارک: حضور خواجہ سرکار ۱۹۷۳ء
سے ہر سال زیارت حج بیت اللہ شریف اور
حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ
مبارک پر حاضری دے رہے ہیں۔ ۱۹۸۵ء کے آخر
میں آپ نے دوبارہ عمرہ کیا۔

خلافت واجازت

ایک روز قبلہ عالم سلطان الاولیاءؒ نے
جب کہ روضۂ اطہر کے سامنے سبز گنبد کے سائے
میں تمام احباب کے ساتھ تشریف فرما تھے فرمایا
کہ مجھے گزشتہ شب سرکارِ دوجہاں سرور کائنات
رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں
محمد معصوم صاحب کو خلافت و اجازت سے
نواز دوں۔ اب میں فخر موجودات کے حکم کی تکمیل
کرتے ہوئے یہ فرض پورا کر رہا ہوں یہ کہہ کر قبلہ
عالم نے آپ کو خلافت و اجازت فرمائی اور دستار
بندی کی خلافت و اجازت سے مشرف ہونے
کے بعد آپ قبلہ عالمؒ کے ساتھ تبلیغی سفر کرنے
لگے اور بندگانِ خدا کی اصلاح کا سلسلہ شروع
ہو گیا۔

حافظ عبدالکریم کی خدمت میں

جب خواجہ سرکار مدظلہ چند ماہ کے ہوئے
تو آپ کے والد محترم قبلہ عالمؒ آپ کو اپنے مرشد
معظم حافظ عبدالکریمؒ راولپنڈی کی خدمت میں لے
گئے حافظ صاحبؒ نے آپ کو آغوش میں لے لیا اور یہ
کہہ کر ایک روپیہ مرشدؒ نے آپ کی نذر کیا کہ تو میرا
پیر ہے اور پیر کو نذر کی جاتی ہے ساتھ ہی ارشاد
فرمایا کہ یہ بچہ عارف باللہ ہو گا اور اس کے
ذریعہ بندگانِ خدا کی اصلاح ہو گی حافظ نے
یہ نقرہ فرمایا تھا کہ
"میں تینڈا پیراں کہ توں میڈا پیر ایں"
پھر کہا کہ چل تو میڈا پیر ایں۔
در حقیقت حافظؒ نے اس چاندی کے روپیہ
کے ساتھ بچے کو فیض و عرفان کی دولت عطا
فرما دی۔

marfat.com

محبتِ الٰہی کے ترانے

تسنیم پریمی

محبت الٰہی کے ترانے ہیں مدینے میں
شمع محمد ﷺ کے پرانے ہیں مدینے میں

بخششوں کے خزانے ہیں مدینے میں
عاشقوں کے فسانے ہیں مدینے میں

سدا رحمتوں کے بادل برستے ہیں
رحمتوں کے بہانے ہیں مدینے میں

ہر رُت حسین ہے چار سو بہار
سارے موسم سُہانے ہیں مدینے میں

جنہیں طلب ہے رضائے الٰہی کی
اُن کے ٹھکانے ہیں مدینے میں

جنت وہاں خود موجود ہے پریمی
جنت کے دیوانے ہیں مدینے میں

marfat.com

ختم خواجگان
سلسلہ نقشبندیہ
مجددیہ، نوابیہ
معصومیہ جو کہ
سفر حضر میں
بعد از نماز مغرب
کا معمول ہے

سورۂ فاتحہ ۔ سات بار ۔ :۔ درود شریف سو بار
سورۂ الم نشرح، اناسی بار ۔ :۔ سورۂ اخلاص ایک ہزار بار
سورہ فاتحہ، سات بار ۔ :۔ درود شریف سو بار
اس کے بعد تمام اسمار کو سو سو بار پڑھتے ہونگے۔

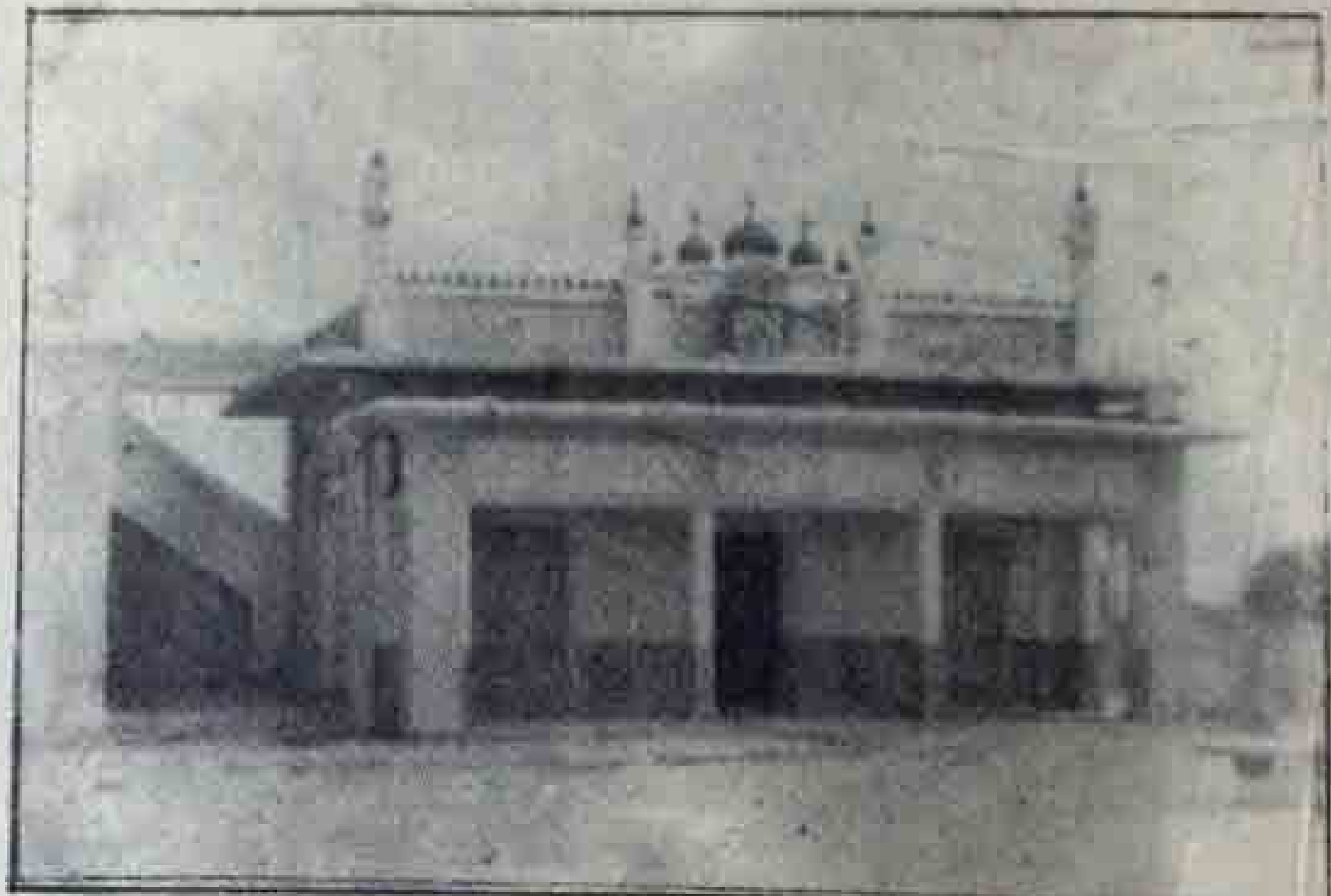

جامع مسجد زریں زرنجت موہری شریف

حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ کافی ہے ہم کو اللہ کیا ہی خوب کارساز ہے۔ کیا ہی خوب آقا اور کیا ہی مددگار ہے۔

یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔ اے حاجتوں کو پورے کرنے والے :۔ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ اے بلاؤں کو دور کرنے والے۔ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ، اے مشکلیں آسان کرنے والے، یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ اے مہمات میں کفایت کرنے والے:، یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ اے بیماریوں میں صحت دینے والے :، یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ اے برکتیں نازل فرمانے والے۔ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ اے اسباب کو تیار کرنے والے: یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ

اے خوفزدوں کو پناہ دینے والے :، یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ اے بہترین مددگار :، یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ۔ اے حیرانوں کے رہنما :۔ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا اے فریادیوں کی فریاد سننے والے ہماری فریاد بھی سن یَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ، اے غمزدوں کو خوش کرنے والے :۔ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

اے اللہ میں ہار گیا ہوں، میری مدد فرما :۔
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ، اے مہربانی فرمانے والے، اے رحم و شفقت فرمانے والے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی فرمانے والے۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے

اے بلاؤں کے دور کرنے والے ۔ اے حاجتیں پوری کرنے والے
ہماری فریاد سن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے
یَا اَللّٰہُ اے اللہ، یَا عَزِیْزُ، اے پیارے،
یَا وَدُوْدُ ۔ اے دوستی کرنے والے : یَا کَرِیْمُ اے کرم کرنے والے، یَا وَھَّابُ، بخشش کرنے والے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ، اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے

اے درجات کو بلند کرنے والے :، یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ
اے فریادیوں کو سننے والے، یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ،

marfat.com

مقبول ہستیوں کے اوراد و معمولات قربِ الٰہی کا باعث ہیں

اللہ بہت بڑا ہے۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اور نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ کی جو بلند اور عظمت والا ہے۔
اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِسَتْرِکَ الْجَمِیْلِ اے اللہ مجھے اپنے خوبصورت پردے سے ڈھانپ لے۔
درود شریف سو بار (آمین)

واضح ہو کہ ہر دو ختم خواجگان شریف میں درود خضری: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔ اگر یہ درود شریف یاد نہ ہو تو جو بھی درود شریف یاد ہو پڑھ سکتے ہو ہر ان مقبول ہستیوں کے اوراد و معمولات قرب الٰہی و اطمینان قلبی کے لئے اکسیر و مجرب ہیں

ختم خواجگان شریف جو قبل از نماز فجر یا بعد حضور قبلہ عالمؒ سے معمول ہے

سورہ فاتحہ، سات بار :- درود شریف سو بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ فَاغْفِرْلِیْ
پانچ سو بار

ترجمہ :- پاک ہے اللہ جو بہت بڑا ہے، پاک ہے اللہ اپنی ذات اور صفات سے میں اللہ سے جو میرا رب ہے۔ معافی مانگتا ہوں ہر گناہ سے پس اے اللہ مجھے بخش دے :- درود شریف ۱۰۰ بار :-
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ پانچ سو بار :- کافی ہے ہم کو اللہ کیا ہی کارساز ہے اور کیا ہی خوب آقا اور خوب مددگار ہے :- درود شریف سو بار :-
یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ :- پانچ سو بار :-

اے مخفی طور پر عنایت کرنے والے اپنی مخفی عنایتوں سے میری دستگیری فرما۔ درود شریف ۱۰۰ بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
پانچ سو بار :- نہیں کوئی طاقت نہیں کوئی قوت مگر اللہ کی جو بلند اور عظمت والا ہے درود شریف ۱۰۰ بار :- یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

پانچ سو بار :- اے اللہ اے مہربان اے شفقت فرمانے والے اور سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہم پر مہربانی فرما درود شریف سو بار :- آمین

ہر دو ختم خواجگان شریف کی دعا جو کہ حضور قبلہ عالمؒ سے معمول ہے۔

دُعا

یا اللہ اس ختم خو اجگان شریف دا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دی خدمت دیوچ ہدیۃً پیش لئیا جاندا اے۔ آپ دی طفیل جمیع الانبیا ء شہدا، صالحین نقشبندیہ سہروردیہ چشتیہ، قادریہ، اویسیہ، خاندان دے بزرگاں دیاں روحاں نوں پہنچا دیں جمیع المومنین، جمیع المومنات، جمیع المسلمین جمیع المسلمات، جو مسلمان مرد، جو مسلمان عورت جن ہو گذرے نے جو ہین جو ہون گے سب دیاں روحاں نوں پہنچا دیں یا اللہ اس دی برکت دے نال کلی مشکلاں نوں آسان فرمائیں یا اللہ شر شیطان، شر ظالمان تھیں محفوظ رکھیں شر نفس شر دنیا تھیں محفوظ رکھیں یا اللہ غیراں دے دروازے تھیں ہٹا کے اپنے ہی دروازے تے کھڑا رکھیں۔ یا اللہ جو دوست حاضر ہین یا غائب ہین ساریاں نوں اپنی منزل مقصود تے پہنچا دیں۔ یا اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

دی اُمت دی اصلاح فرمائیں۔ اے مولا کریم اس بستی دے لوکاں نوں نیک فرمائیں یا اللہ اس بستی دے حال تے رحم فرمائیں آپس دے وچ اتفاق، اتحاد، نصیب فرمائیں یا اللہ جو دوست دعائیں کرانے نے خط لکھدے تے ہی اللہ خدمت کردے نے اور دور دراز تھیں سفر کر کے تیری رضا دے واسطے آندے اور جاندے نے ساریاں نوں ظاہری باطنی مالا مال فرمائیں۔
اُنْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ط وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ط وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ط وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ط وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ط وَاحْفَظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ ط وَاھْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

marfat.com

حضرت خواجہ سرکار کے خلیفہ مجاز صوفی اللہ دتہ بٹ سے ایک انٹرویو

تحریر : راجہ طارق محمود

سلطان پورہ لاہور میں ختم خواجگان کی محفل ہوتی ہے

پاکستان کے معروف روحانی پیشوا۔ پیر طریقت۔ مبلغ اسلام حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کی شبانہ روز جدوجہد اور قابل رشک تبلیغی اور روحانی سرگرمیوں اور پروگراموں کے خوشگوار اثرات اور ثمرات ہیں خواجہ صاحب کے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں عقیدت مند اور پیروہ خاص خلفاء بھی شامل ہیں جو روحانی اور تبلیغی سرگرمیوں اور پروگراموں کے روح رواں ہیں اور جن کی دلچسپی اور کوشش کی وجہ سے مختلف مواقع پر مقدس اور پاکیزہ محفلیں منعقد ہوئی ہیں۔

گذشتہ روز لاہور میں حضرت خواجہ سرکار کے ایک خلیفہ جی زادہ خادم دربار عالیہ موہڑی شریف صوفی اللہ دتہ بٹ سے ایک تفصیلی ملاقات ہوئی۔ جناب صوفی اللہ دتہ بٹ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حضرت خواجہ سرکار نے انہیں ہر سال ۱۹ صفر المظفر کو عرس پاک کی محفل منعقد کرنے کی اجازت دی ہے جو سلطان

حضرت صاحب کا تبلیغی دورہ روحانی مقاصد کی تکمیل کرتا ہے

پورہ لاہور میں منعقد ہوتا ہے اس موقع پر محفل ذکر۔ ختم خواجگان بھی پڑھا جاتا ہے اور ملک بھر کے جدید علماء کرام اور مشائخ عظام عوام کے ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔ صوفی اللہ دتہ بٹ سے ملاقات کے دوران یہ تاثر خاص طور پر ابھرا کہ وہ عوام کی اصلاح اور انہیں کردار و عمل کے لحاظ سے پاکیزہ بنانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف کر دینا چاہتے ہیں وہ خواجہ سرکار کی رہنمائی اور نگرانی میں لاہور میں قابل ستائش جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ موجودہ مادی دور میں اور معاشی اور معاشرتی پریشانیوں کے ماحول میں انسانوں کی روحانی راہنمائی کی شدید ضرورت ہے۔

صوفی اللہ دتہ بٹ صاحب سے میرا پہلا سوال یہ تھا کہ آپ روحانیت کے اس کے اس سلسلہ کی جانب کس طرح مائل ہوئے جواب میں صوفی صاحب گہری سوچ میں ڈوب گئے اور کچھ توقف کے بعد کہا کہ میرا تعلق سیالکوٹ کے اہل حدیث خاندان سے ہے بچپن سے اپنی تعلیم و تربیت کی وجہ

marfat.com

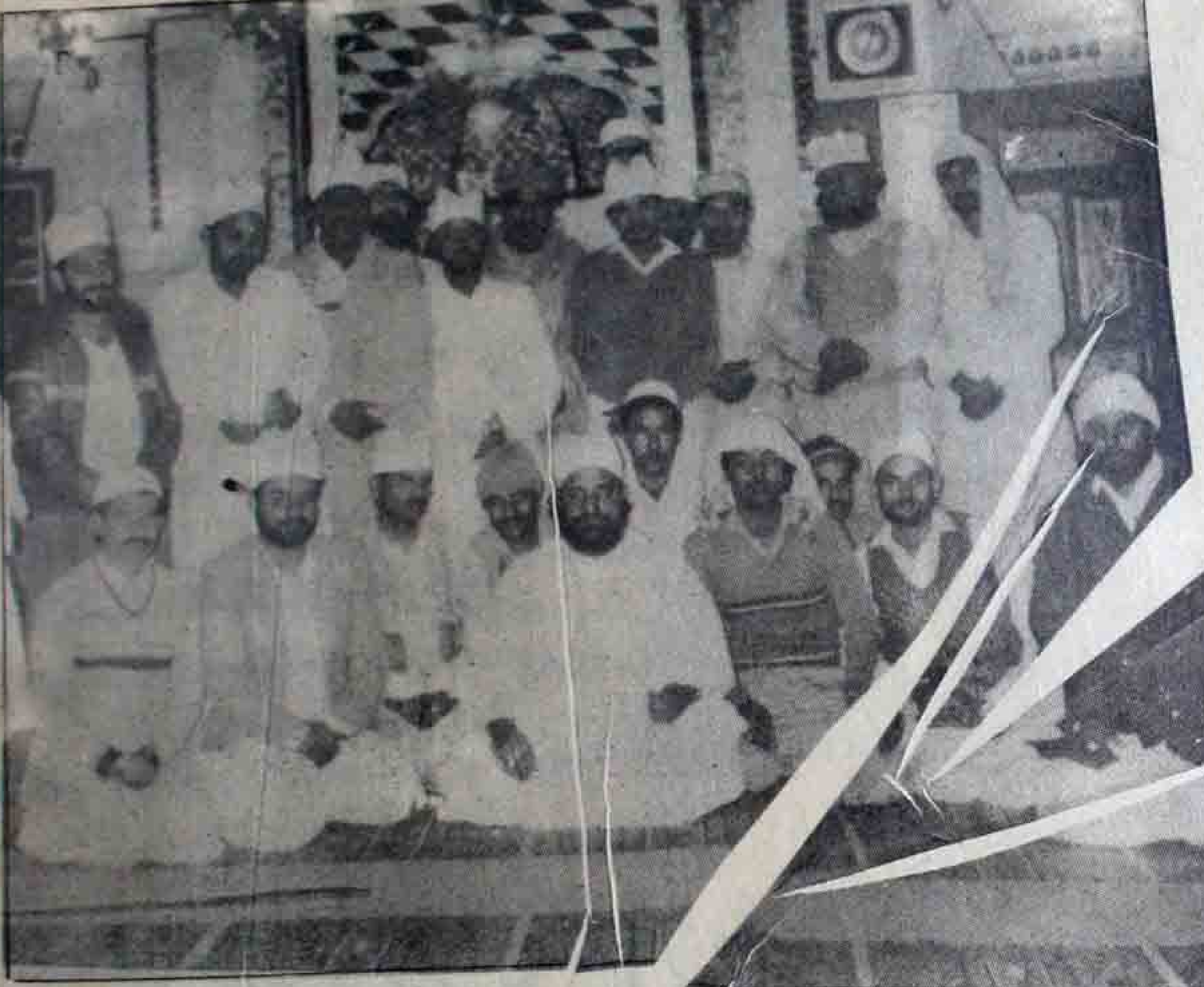

خلیفہ مجاز صوفی اللہ دتہ صاحب (م) متعقدین کے ساتھ

سے میں خاص طور پر دوسرے مکاتب فکر کے
لوگوں ۔ پیروں اور درویشوں پر شدید تنقید
کرتا رہتا تھا ۔ میں پاکستان ریلوے کے محکمہ ٹریفک
اکاؤنٹس میں ملازم ہوں ہمارے دفتر میں ریلوے
کے ایک درویش صفت سپیشل ٹکٹ ایگزامینر
صوفی میاں غلام محمد صاحب آیا کرتے تھے ایک
روز انہوں نے مجھے موہری شریف میں سالانہ عرس
کے موقع پر عرس میں شامل ہونے کی دعوت دی
جس سے میں انکار نہ کر سکا اور یوں مارچ ۱۹۷۱
میں حضرت خواجہ سرکار کی روحانی شخصیت
اور نگاہ خصوصی سے میری دنیا ہی بدل گئی اس رات

مجھے نیند آئی ۔ خواجہ سرکار کو دیکھنے کے بعد میری
بے چینی اور بے قراری میں اضافہ ہو گیا بالآخر دل
و دماغ میں عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی اور پھر
دوسرے روز موہری شریف میں سالانہ عرس کے
موقع پر گاؤں سے دربار شریف تک آنے والے
عظیم الشان جلوس کو دیکھ کر میں بھی اللہ ہو ۔ اللہ ہو
اللہ ہو کا دیوانہ وار ورد کرنے والے دیوانوں اور
مستانوں میں شامل ہو گیا ۔ جلوس کے بعد محفل ذکر
شروع ہوئی تو اس کی کارروائی دیکھ کر آنکھوں میں
آنسو جاری ہو گئے ۔ اپنی سابقہ زندگی کی غلطیوں
کوتاہیوں اور گناہوں کو تصور میں دیکھ رہا تھا ۔

کئی گھنٹے تک مجھ پر وجدانی کیفیت طاری رہی
اور آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہ لیتے تھے ۔
تو مجھے بعد میں پتہ چلا تھا کہ روحانیت غالب آنے
کے بعد چہرہ بدل جاتا ہے ۔ دل و دماغ کی کیفیت
بدل جاتی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے مرشد کا صدقہ عطا ہوتا ہے جسے سنبھال کر
رکھنا ہی روحانیت ہے لیکن اس کے لئے شرط
مرشد سے مسلسل رابطہ ہے ۔
صوفی صاحب یہ بتائیں کہ آپ خلیفہ مجاز کے عظیم
روحانی درجہ تک کیسے پہنچے ۔
صوفی صاحب ۱۹۷۱ء کے بعد مجھ ناچیز میں

حضرت صاحب کو دیکھنے کے بعد مجھے پہلی بار سکون کی نیند آئی

marfat.com

روحانی کیفیت نے میرے قلب کی حالت تبدیل کردی

پیدا ہونے والی روحانی کیفیت نے میری دنیا ہی بدل دی۔ میں نے لاہور میں روحانی محفلوں اور مجالس کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۱ء میں ہی سلطان پورہ میں شب برات کی رات کو ایک خصوصی محفلِ ذکر منعقد کرائی

جائے گی۔ ہزاروں افراد کے والہانہ ذکر نے پورے لاہور میں عجیب روحانی ماحول پیدا کردیا تھا اس سلسلہ میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ خواجہ سرکار کی انتہائی قربت کے باوجود میں ابھی تک باقاعدہ طور پر حلقہ مریدین میں شامل نہیں ہوا تھا چنانچہ ۱۹۷۳ء میں ہی فیصل آباد میں ایک محفلِ ذکر کے دوران حضرت خواجہ سرکار نے مجھے باقاعدہ طور پر مرید کیا۔ اس وقت خواجہ سرکار نے صاحب خانہ کو مبارک باد دی اور ان کے گلے میں ہار ڈالا اس سے

کے دوران حضرت خواجہ سرکار نے مجھے اچانک خلافت سے نواز دیا۔ جس کے بعد میں نے لاہور میں باقاعدہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف کے خادم کی

جس میں حضرت خواجہ معصوم صاحب کو خاص پر خاص طور پر مدعو کیا۔ پھر اسی طرح ۱۹۷۳ء میں جب خواجہ سرکار یورپی ممالک میں کے پہلے تبلیغی اور روحانی دورہ پر روانہ ہوتے تو لاہور میں خصوصی پروگرام ہوا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جب کہ

اندازہ ہوتا ہے کہ خواجہ سرکار کو میرے حلقہ ارباب میں شامل ہونے سے کتنی خوشی ہوتی تھی۔

حضرت خواجہ سرکار نے مجھے لاہور مرید ہونے سے قبل ہی ختم خواجگان اور محفلِ ذکر کرانے کی اجازت دے دی تھی۔ چنانچہ ۱۹۷۳ء کے بعد تبلیغی روحانی اور اصلاحی سرگرمیوں اور پروگراموں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ اور لاتعداد لوگ حلقہ ارادت میں شامل ہوتے گئے۔

۱۹۷۹ء میں میرے بھائی نے سعودی عرب میں ملازمت کے لئے مجھے ویزا بھیج دیا جس کے لئے میں نے تیاری شروع کردی لیکن شاید خدا کو منظور نہ تھا۔ اور حضرت خواجہ سرکار کو بھی میرا ملک میں سے باہر جانا پسند نہ تھا چنانچہ میری مکمل تیاری کے باوجود مجھے پہ وٹریکٹر نہ دیا گیا اور اعتراض لگا دیا گیا جس کی وجہ سے میں سعودی عرب نہ جا سکا۔ اس کارروائی کے تھوڑے عرصہ بعد دربار شریف میں ایک محفل

حیثیت سے اللہ کی مخلوق تک اللہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا جو خواجہ سرکار کی نگاہ خاص کا صدقہ جاریہ ہے بعد ازاں ۱۹۸۲ء میں حضور خواجہ سرکار نے مجھے حضرت داتا گنج بخش کی بارگاہ مقدسہ میں حلقہ ذکر کرنے کی بھی اجازت فرمائی۔ چنانچہ ہر جمعتہ المبارک کو جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں محفلِ ذکر ہوتی ہے جس میں ختم خواجگان شریف۔ حلقہ ذکر۔ نعت خوانی اور صلوٰۃ و سلام کے بعد لنگر تقسیم کیا جاتا ہے اس محفل پاک میں داتا صاحب کی بارگاہ میں آنے والے زائرین بھی روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔

— آپ حال ہی میں حضرت خواجہ سرکار کے ہمراہ

۱۹۷۳ء میں
حضرت معصوم سرکار کے دورہ سے واپسی کے بعد قاضی نور حسین مرحوم نے استقبالیہ دیا

حضرت صاحب کی واپسی کے موقع پر قادری گنج میں قاضی نور حسین مرحوم نے اپنی رہائش گاہ پر استقبالیہ دیا۔ اس محفلِ ذکر کی کارروائی بھی کبھی فراموش نہ کی

marfat.com

خلیجی ممالک میں حضرت خواجہ سرکار کا

●●●●●●●●●●●●●

تبلیغی دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا

خلیج کے متعدد ممالک کے دورہ پر گئے تھے اس روحانی اور تبلیغی سفر کے بارے میں اپنے تاثرات بیان فرمائیے۔

—— حضرت خواجہ سرکار کا یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے میں ان کے ہمراہ ایک خادم کی حیثیت سے شامل تھا۔ ۴ر دسمبر سے ۱۰ر جنوری تک خلیج کے متعدد ممالک کا دورہ کیا۔ جن میں متحدہ عرب امارات میں شامل ریاستیں دوبئی۔ ابوظہبی ڈیرہ دوبئی۔ شارجہ اجمان۔ راسخ الخیمہ کے علاوہ دوہا۔ قطر۔ بحرین مصر سعودی عرب اور عراق کے ممالک شامل ہیں ان ممالک میں ہم نے مقامات مقدسہ پر بھی حاضری دی

—— دورہ کی کچھ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

—— بات یہ ہے کہ ان ممالک میں حضرت خواجہ سرکار کے عقیدت مندوں نے انہیں خصوصی دعوت پر مدعو کیا تھا۔ چنانچہ خواجہ سرکار جہاں بھی گئے ان کے پاکستانی اور غیر ملکی باشندوں اور عرب ممالک کے لوگوں نے زبردست استقبال کیا۔ دوبئی میں جناب صوفی عبدالغفور محمد عارف، محمد آصف ظفر علی بیگ نے خصوصی مجالسِ ذکر منعقد کرائیں اس موقع پر بہت سے لوگ خواجہ سرکار کے دستِ مبارک پر حلقہ میں داخل ہوئے ابوظہبی میں میاں محمد عارف اور آصف کے گھر بھی ایک بہت بڑی محفل ہوئی جس کا مقامی عرب باشندوں نے بھی خاصا اثر قبول کیا۔ دوبئی میں جمعۃ المبارک کی نماز کے موقع پر جامعہ مسجد بھی محفل پاک پاک ہوئی جب کہ جامعہ مسجد اکرام میں بھی بعد نمازِ عشاء محفلِ ذکر کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے دوران کئی لوگ حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ ابوظہبی کے بعد العنیس میں بھی بہت ہی اچھا پروگرام ہوا۔ جبکہ راس الخیمہ میں بھی محفل پاک ہوئی۔ بعد ازاں ۲۰ر دسمبر کو دوہا قطر کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں حضرت صاحب کے مرید خاص شیخ محمد طیب آف ناروال کے ہاں محفل ہوئی علاوہ ازیں شیراز ہوٹل میں جناب محمد یعقوب بھٹی آف سیالکوٹ نے بھی ایک بہت ہی اچھا پروگرام منعقد کرایا۔ ۲۳ر دسمبر کو بحران پہنچے اور اسی روز شام مصر کے لئے روانگی ہوئی۔ مصر کے دورہ کے دوران قاہرہ سے ڈھائی سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقعہ شہر فعاغا گئے۔ جہاں جمعۃ المبارک کی نماز ادا کی۔ اس موقع پر مقامی لوگ خواجہ سرکار کو دیکھ کر جمع ہو گئے۔

وہاں پر موجود پولیس افسران بھی حضرت صاحب سے کافی متاثر ہوئے جن کی دعوت پر ہم پولیس اسٹیشن گئے جہاں پولیس افسران نے حضرت صاحب کے ساتھ تبادلہ خیال کیا اور پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وہ لوگ ہمارے تبلیغی مشن سے کافی متاثر ہوئے حضرت صاحب نے انہیں پاکستان آنے کی دعوت دی۔

۲۹ر دسمبر کو ہم مصر سے سعودی عرب روانہ ہوئے یکم جنوری ۸۶ء کو مکۃ المکرمہ میں عمرہ ادا کیا۔ سعودی عرب کے دورہ کے دوران کویت کے سابق وزیر اوقاف شیخ محمد یوسف ہاشمی الرفاعی سے ملاقات ہوئی جن کے ہمراہ سعودی عرب کے ایک بہت بڑے دارالعلوم کا دورہ کیا جہاں ایک بہت بڑا پروگرام ہوا۔ سعودی عرب کے دورہ کے بعد عراق روانگی ہوئی۔ جہاں ہم نے زیادہ وقت مقامات مقدسہ پر حاضری دینے میں گذارا۔ خاص طور پر یہ بات قابل ذکر ہے ۷ر اور ۸ر جنوری کو مسلسل ۰۰۰ اکلومیٹر کا سفر طے کیا۔ ۹ر جنوری کو کویت آئے۔ جہاں دوستوں نے متعدد محفلیں منعقد کرائیں۔

—— صوفی صاحب موجودہ حالات میں اصلاحی پروگرام کیسے کامیاب ہو سکتا ہے۔

—— اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ دور انتہائی نازک دور ہے اس وقت علماء کرام کی آپس کی تفرقہ بازی اور شدید اختلافات کی وجہ سے عوام ذہنی طور پر شدید پریشانی کا شکار ہیں اور انہیں صحیح معنوں میں راہنمائی میسر نہیں آج کے حالات میں لوگوں کو روحانی راہنمائی کی شدید ضرورت ہے تاکہ علماء کرام اور سیاستدانوں کے کردار عمل سے پریشان حال لوگ روحانیت کا فیض حاصل کر کے اللہ کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں۔

ان حالات میں تمام مذہبی راہنماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے کردار عمل سے عوام کی صحیح فکری راہنمائی کریں ہم سب کو وہ راہ اختیار کرنی چاہیے۔ جس میں کسی قسم کا ذاتی لالچ خودغرضی اور نفسانی خواہشات نہ ہوں۔

marfat.com

حکمت و فلسفہ کے امام

زکریا رازی

تحریر: حکیم عبدالرشید جیلانی

دنیائے حکمت و فلسفہ تحقیق و تدقیق میں بوعلی سینا اور جالینوس کے بعد شہرت اور فنی بصیرت کے اعتبار سے جو مقام امتیاز ابن زکریا رازی کو حاصل ہے اس کی مثل حکمائے قدیم میں قریب قریب ناپید ہے۔

ابن زکریا رازی کا نام محمد تھا اور کنیت ابوبکر۔ والد کا نام زکریا تھا اسی لیئے وہ ابوبکر محمد بن زکریا رازی کے نام سے معروف ہوا۔ اس کا وطن مالوف ایران کا مشہور و معروف شہر رے تھا جو متعدد علماء و فضلاء کا مولد و مسکن ہونے کے باعث ملک ایران کا مردم خیز خطہ کہلاتا ہے۔

ابن زکریا رازی کو علوم و فنون کے اعتبار سے جو خصوصیت دیگر حکما میں ایک نمایاں اور ممتاز مقام کا اہل ٹھہراتی ہے وہ اس کا وہ ذوق تجدید و ایجاد تھا جو اسے مبداء فیاض قدرت کی جانب سے بقدر وافر ودیعت ہوا تھا۔ ہر علم میں انتہائی ممکنات کی حد تک تحقیق و توسیع کا شوق جنون کی حد تک اس کی فطرت میں داخل تھا اور اس کے اکثر کمالات فن معالجات و تجربات تشخیص الامراض کے انداز و اسالیب اور تصنیفات و تالیفات کے مندرجات سے اس کی اس طبعی فصاحت یا بالفاظ دیگر مجتہدانہ بصیرت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بعض دیگر ائمہ فن کی طرح ابن زکریا رازی نے بھی کسی ایک علم کی تحصیل پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس نے اپنے عہد کی تمام تر مروجہ و مصدقہ علوم میں اعلیٰ ترین بصیرت و استعداد کے حصول کے لیئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا تھا اور اس کے سوانح حیات کے مطالعہ اور اس کی تصنیف کردہ لاتعداد کتب و رسائل کی تعداد سے اس امر کا سراغ ملتا ہے اس نے اپنی زندگی کا کوئی لمحہ بھی تحصیل علوم و فنون کے علاوہ اور کسی شغل و شوق کی طرف نہیں کیا یہی وجہ ہے اکثر حکمائے اسلام میں وہ

شیخ الرئیس بوعلی سینا، حنین بن اسحاق، امام فخرالدین رازی، ابوالہیثم، ابوالقاسم زہراوی، ابوالفراج ابن النفیس، ابن رشد، سنان بن ثابت، ابومروان، ابونصر فارابی اور حکیم ابی ریحان البیرونی ایسے فاضل اجل حکماء کا ہم پلہ بلکہ بعض خصائص کے اعتبار سے ان میں منفرد دکھائی دیتا ہے۔

بوعلی سینا، ابن رشد، ابوالقاسم زہراوی کی تصنیفات کی طرح علم الحکمت اور تشخیص و معالجے کے موضوعات پر ابن زکریا رازی کی بھی کئی ایک کتب یورپی ممالک کی اعلیٰ ترین طبی درسگاہوں میں بطور نصاب تعلیم صدیوں تک پڑھائی جاتی رہی ہیں جو اس امر کا ایک بدیہی ثبوت ہے کہ علم الحکمت میں زکریا رازی کو کس قدر فضیلت و اکملیت حاصل تھی۔

زکریا رازی کی علمی جولانگاہ محض طب تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ الٰہیات، مناظرات، طبیعیات، نجوم، موسیقی اور ادب و فلسفہ ایسے دشوار طلب علوم میں بھی اسے کامل دستگاہ حاصل تھی اور ان علوم پر اس کی بیسیوں کتب و رسائل موجود ہیں۔

حقائق علمیہ میں نئی سے نئی بات تحقیق و ایجاد کرنا اور طب و دیگر علوم میں دقیقہ رسی اور انتہائی لطیف و باریک نکات کی تلاش و دریافت اس کا طبعی خاصا تھا اور اس کا ذہن اس شوق کی طرف بڑی شدت سے مائل رہتا تھا چنانچہ قدیم حکما و اطباء کی کتابوں کے اہم اور دقت طلب و مشکل مقامات کا حل اس نے تجربی تحقیق سے کیا۔ انسانی جسم کے ظاہری علامات صحت دیکھ کر اسے لاحق ہو جانے والے مرض کی پیش گوئی کر دینا، ظہور مرض سے قبل بیماریوں کی تشخیص

نعت صلی اللہ علیہ وسلم

قبول ساری مشقتیں کڑی مجھکو
جو ہو زیارت سرکار دو گھڑی مجھکو

پڑھوں میں جب بھی درود و سلام حضرت پر
تو حرف حرف لگے گلاب کی لڑی مجھکو

ہوئے ہیں قافلے پھر عازم دیار نبیؐ
مگر یہ ہجر کی شب کاٹنی پڑی مجھکو

یہ اپنے اپنے مقدر کی بات ہے یونس
کسی کو دنیا ملے سوز کی جھڑی مجھکو

محمد یونس بخاری

marfat.com

اور پیچیدہ امراض کے علاج کا صحیح طریقہ سوچ لینا یہ سب خصوصیات اپنے عہد کا ممتاز ترین طبیب اور فلیسوف قرار دیتی تھیں اور روز بروز دنیا اس کے فضل وکمال کی زیادہ قائل بنتی جا رہی تھی یہاں تک کہ وہ اپنے عہد کا ایک بے نظیر طبیب اور جالینوس وقت مانا گیا۔

حکمائے عرب کے تذکار و سوانح پر مشتمل تاریخی کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زکریا رازی نے حکمت طب کی تحصیل کا آغاز تیس سال کی عمر کے بعد کیا اور پھر اس میں ان خداداد صلاحیتوں اور حذاقت ذہنی سے وہ مہارت و دستگاہ حاصل کی کہ دنیا اس کے کمالات علمیہ پر چونک گئی چنانچہ کئی ایک ممتاز فضلا طب اور مورخین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اگر رازی نے صغیر سنی سے ہی حکمت وطب کی طرف توجہ کی ہوتی تو یقیناً علم الحکمت میں اس کا مقام و منصب تمام حکما متقدمین اور متاخرین سے بلاشبہ بلند تر ہوتا۔

رازی نے تیس برس کی عمر تک زیادہ تر اپنے آبائی شہر رے میں ہی قیام کیا چونکہ اوائلِ عمر سے ہی اسے حصول علم کا بے حد شوق تھا اس لیے وہ آغاز جوانی کے زمانہ سے قبل ہی فلسفہ، ادب اور منطق ایسے علوم میں قابل رشک حد تک ماہر و کامل ہو چکا تھا اس کے بعد وہ بغداد چلا آیا جہاں اس نے علوم حکمت وطب کی تحصیل و تکمیل کی اس کو شعر وسخن سے بھی ایک گوشہ لگاؤ تھا اور اس ضمن میں اس نے بڑی موزوں طبع پائی تھی مگر نہ جانے کیوں زمانہ شباب تک علم الطب کی جانب اس کی طبع راغب نہیں ہوئی مگر جب وہ بغداد پہنچا تو ایک دن ابن بویہ خاندان کے مشہور حکمران عضد الدولہ کے بنوائے ہوئے مشہور شفاخانے میں گیا وہاں اس نے دوا سازوں سے ادویات کے متعلق کچھ سوال کیے اور ان کے جوابات دلچسپی کے ساتھ سن کر بہت خوش ہوا پھر وہ کبھی کبھی اس شفاخانہ میں آتا رہتا اور مختلف طبی امور کے متعلق معلومات اخذ کرتا رہتا جس سے رفتہ رفتہ اس کا میلان طبع فن طب کی طرف ہو گیا اور اس نے مشہور طبیب علی بن ابن طبری کے سے فساعت طب کی تحصیل شروع کر دی اور یہاں تک کہ اس علم میں اس نے وہ شہرت حاصل کی جو یونانی علمائے طب میں جالینوس کو حاصل ہوئی تھی چنانچہ رازی کو "جالینوس العرب" کا معزز لقب دیا گیا۔

مشہور مورخ سلیمان بن حسان اپنی تصنیف میں لکھتا ہے کہ آغاز جوانی کے زمانے میں رازی ایک زور مشرب شخص تھا اور موسیقی شاعری اور لطف صحبت احباب کا والہانہ ذوق رکھتا تھا مگر کچھ زمانے کے بعد اسے علوم فلسفہ کا شوق پیدا ہوا نتیجتاً وہ درس اور مطالعہ کی جانب بڑی شدت سے راغب ہوا اور پھر اس نے اس قدر کم مدت میں علوم وفنون میں کامل دستگاہ بہم پہنچائی کہ لوگوں کو حیرت ہوگئی مگر حکمت علیہ و تطریہ کے سوا اس نے چونکہ فلسفہ الہیات پر توجہ نہیں کی تھی اس لیے اس کے عقائد فسطائی اور طبعی حکماء کے ساتھ بہت کچھ مشابہ تھے۔ (جاری ہے)

ٹینڈر نوٹس

محکمہ ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران جن کی ماضی میں اطمینان بخش کارکردگی رہی ہے اور جنہوں نے رواں مالی سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے لیے اپنے ناموں کا اندراج / تجدید کروائی ہو اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سے کلیرنگ بابت ۸۷-۱۹۷۷ء یا جو بھی صورت ہو کروالی ہو سے درج ذیل کاموں کے لیے سنر بمبر آئیٹم / پرسینٹیج ریٹ ٹینڈر مطلوب ہیں۔

سادہ فارم ڈویژنل سیڈ کلارک نقد ادائیگی پر ۸۶-۲-۲۶ کو جاری کرے گا۔ جو ۸۶-۲-۲۷ کو ۱۱ بجے دن حاضر ٹھیکیداران یا ان کے مجاز نمائندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

تار / ٹیلی فون یا بذریعہ ڈاک ٹینڈر قابل غور نہ ہوں گے۔ زر ضمانت بنیکل ٹریژری چالان یا کسی منظور شدہ بنک کی ڈیپازٹ ایٹ کال قبول کی جائے گی۔ بصورت دیگر کوئی ٹینڈر جاری / غور نہ کیا جائے گا۔ کاموں کے مکمل کوائف و شرائط، نرخنامے، پلان و نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے کسی بھی حاضری کے دن ٹینڈر داخل کرنے سے قبل دیکھے جا سکتے ہیں مشروط ٹینڈر قابل قبول نہ ہوں گے۔

فرم / کمپنی کی صورت میں پاور آف اٹارنی / شناختی کارڈ کی مصدقہ نقول برائے اجراء ٹینڈر کاغذات لازمی دکھائے / حوالے کیے جاویں۔

نمبر شمار	تفصیلات	زر تخمینہ	زر بیعانہ	مدت تکمیل
۱-	ٹیوب ویل برائے بدرجان بمقام تھاپلہ ٹیوب ویل بورنگ و کنورشن اگر کامیاب ہو	1.50 لاکھ روپے	3000/- روپے	۱ ماہ
۲-	رورل واٹر سپلائی گنجی ڈسٹری بیوشن سسٹم	3.50 لاکھ روپے	7000/- روپے	۳ ماہ
۳-	رورل واٹر سپلائی سکیم قادر آباد ٹیوب ویل کی تنصیب	1.50 لاکھ روپے	3000/- روپے	۱ ماہ

IPL 356

ایگزیکٹو انجینئر
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن گجرات

marfat.com

مکتوب گوجرانوالہ — فیاض ملک

انسداد منشیات کنونشن

قابل ذکر روئیداد

خاقان عباسی گوجرانوالہ ایوان صنعت و تجارت میں

پاکستان و شمال مغربی بارڈر پر الجھے ہوئے
سیاسی حالات اور اس کے علاقے میں روس کی کھلم
کھلم مداخلت اور دوسری بڑی طاقتوں کی دلچسپی
کی وجہ سے صورت حال خاصی فکر انگیز ہو چکی ہے
بالخصوص تیس چالیس لاکھ افغان مہاجرین کی نقل
مکانی اور پاکستان کے دو صوبوں میں ان کی پراد
ست بنتی رہنے جہاں منشیات کے کاروبار کو فروغ
ملا ہے وہاں لاتعداد مصنوعات بھی کھلے بندوں
بیں فروخت ہو رہی ہیں جو سمگل شدہ ہیں اور جنہوں
ملکی صنعتوں پر کاری وار کیا ہے ہر شہر میں باڑہ

وفاقی وزیر پیداوار کو ایس اے حمید شیلڈ دے رہے ہیں

مارکیٹیں کھولی ہوئی ہیں جہاں غیر ملکی سامان و اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے انسداد سمگلنگ کے

تمام قوانین مفلوج ہو چکے ہیں اور کسی قسم کا کوئی
تدغن یا گرفت ہوتی نہیں کی جا رہی۔ اس افسوسناک صورت
صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے ایوان صنعت و
تجارت گوجرانوالہ کے باہمت صدر ایس اے حمید
نے ایک موثر تقریب کا اہتمام کیا جس میں مہمان خصوصی
وفاقی وزیر پیداوار جناب محمد خاقان عباسی تھے۔
جناب خاقان عباسی نے سمگلنگ کی روک تھام
اور اس کے قلع قمع کے لئے بہت سی کام کی باتیں
کیں اور مثال کے طور پر ایران کا نام لیا کہ طویل
جنگ اور جنگ کے باوجود ایران کسی ملک کا مقروض
نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ۳۸ برس سے ہم ابھی تک پنجابی

marfat.com

ہم ابھی تک تشخص میں اُلجھے ہوئے ہیں

بلوچی پٹھان اور سندھی ہیں اور ہم نے ابھی اپنی قومیت کا تشخص نہیں کیا اس کے ساتھ ہی وفاقی وزیر پیداوار نے سمگلنگ کے خاتمہ کا یہ دلچسپ حل پیش کیا کہ اگر ہم غیر ملکی سامان نہ خریدیں تو بارڑہ مارکیٹیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ ایسے ہی ہے جیسے انفلوئنیزا ہیضہ یا اسہال کی وباء کے دنوں میں یہ مشورہ دیا جائے کہ کوئی شخص جراثیم اپنے اندر نہ آنے۔ نہ سانس لے نہ کچھ کھا پیئے ورنہ انہیں دوا مہیا نہیں کی جائے گی۔

اس تقریب کے منتظم ایس اے حمید نے اپنے سپاسنامہ میں سمگلنگ کی روک تھام کے انتظامی و مالیاتی اقدامات اس کے پس منظر اور نقصانات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے صنعتوں کی زبوں حالی کا سبب قرار دیا۔ اور یہ مطالبہ کیا کہ سمگلنگ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے موثر اور فوری اقدامات کئے جائیں۔

سرگودہا کی قابلِ ذکر شخصیت راؤ عبدالمنان نے اپنے دلکش خطاب میں منشیات اور سمگلروں کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ تاجر برادری اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہے اور وہ ہر قسم کے محصولات ادا کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ یہ رقوم باگڑبلوں کو کھانے سے روکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آخر وہ وقت کیا آئے گا جب افسروں سے یہ پوچھا جائے گا کہ ان کے بھاری اخراجات کہاں اور جائیدادیں کہاں سے آئی ہیں اور ان کے بچے کن سکولوں میں پڑھتے ہیں اور ان کے تعلیمی اخراجات کیا ہیں۔

لاہور چیمبر آف کامرس کی مجلس عاملہ کے سرکردہ رکن شیخ سلیم علی نے اے فارم کی بندش اور نئے بیگیج رولز میں بعض ترامیم کا قابلِ غور مطالبہ ہے

سیالکوٹ کے ایک نوجوان صنعتکار و سماجی رہنما نے زیرکی و بزرگی کی باتیں کیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا مشورہ دیا انہوں نے کہا کہ ہمارے مسائل کا حل قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے مگر ہم غافل ہیں۔ انہوں نے ٹیکسوں کی بھرمار کو سمگلنگ کا سبب بتایا۔

لاہور کے معروف بزرگ تاجر شیخ انعام الٰہی نے بیوروکریسی پر کڑی تنقید کرتے ہوئے سمگلنگ کی روک تھام کا مطالبہ کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن کے سربراہ ڈاکٹر خواجہ امجد سعید نے سمگلنگ کے خلاف بھرپور

سمگلنگ نے ہمیں تباہ و برباد کر دیا ہے

جہاد کرنے اور برائی کا خاتمہ کے لئے جدوجہد کرنے کی تلقین کرتے ہوئے غلطیوں اور بے حیائی کے خاتمہ کی راہیں متعین کیں۔

ایوان صنعت و تجارت سیالکوٹ کے صدر خواجہ محمد انور نے جاپان کوریا تائیوان اور چین کی مثالیں پیش کرتے ہوئے ملکی اشیاء استعمال کرنے اور ملکی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے قابل ذکر تجاویز پیش کیں۔

اعظم کلاتھ مارکیٹ بورڈ لاہور کے صدر شیخ تاج دین نے حکومت پر زور دیا کہ تاجر برادری کے مطالبات تسلیم کیا جائے اور سمگلنگ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔

گوجرانوالہ میں منعقدہ اس عظیم الشان کنونشن میں انجمن تاجران کے صدر حاجی محمد رفیق۔ گوجرانوالہ کلاتھ مارکیٹ بورڈ کے جنرل سیکرٹری حاجی عاشق حسین۔ جوائنٹ سیکرٹری شیخ عبدالغفور۔ میئر گوجرانوالہ محمد اسلم بٹ۔ چیئرمین ضلع کونسل چوہدری رحمت علی بگڑی۔ ڈائریکٹر سوشل سیکورٹی آغا جاوید مسعود۔ سوئی گیس کے ریجنل منیجر ملک محمد اسلم۔ چیئرمین انور انڈسٹریز الحاج میاں رفیق انور ڈی آئی جی ٹیلی فون چوہدری ظفر علی۔ ایم پی اے راجہ خلیق اللہ۔ ٹیکسٹائل ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ایسوسی ایشن کے نائب صدر چوہدری محمد اسلم سابق ایم پی اے خواجہ محمد اسلم بٹ۔ فیصل سنبری ٹکٹنگ انڈسٹریز کے مینجنگ ڈائریکٹر رانا عبدالرؤف۔ انصار فاؤنڈیشن کے میاں محمد سلیمان۔ ڈپٹی ڈائریکٹر انفارمیشن سید آفتاب احمد۔ کونسلر ملک محمد رفیق کونسلر محمد عارف ایڈووکیٹ۔ کونسلر سیف الدین بھٹی اور متعدد تنظیموں کے نمائندوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔

اقوالِ زریں

(۱) تلوار کا وار جسم کو زخمی کرتا ہے اور بُری بات روح کو گھائل کرتی ہے۔

(۲) طمع گلے کا پھندا ہے اور پاؤں کی بیڑی

(۳) مصیبت میں گھبرانا سب سے بڑی مصیبت ہے۔

(۴) مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(۵) تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہمنشیں ہیں

ایم او زنگ زیب ندیم ملکہ تحصیل کھاریاں۔

marfat.com

قیامت کے نامے

غضب کی سیاہی

تحریر: مشتاق احمد خالد سول جج

دُبلا پتلا انسان اور غزل کے اس بیمارِ غم کے مانند نحیف و نزار جو ہر آن کراہتا رہتا ہے کہ — اجل سمجھتی ہے مجھ کو غبارِ بستر کا!

درمیانہ قامت، ژرف نگاہ، صباح طینت، سخن سنج اخلاص شعار، عہدے کے اعتبار سے شبِ یلدا اور پاکیزگیٔ طبع و شرافتِ نفس کے نقطۂ نظر سے صبحِ صادق اس شخص کو سلیس اردو میں احمد ظہیر کہتے ہیں جن کو میں قرنوں سے جانتا اور ان کی اخلاقی کا لوہا مانتا ہوں۔

ہم لا کالج لاہور میں اکٹھے پڑھتے تھے یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ایک ساتھ محکمہ پولیس میں بطور پولیس پراسیکیوٹر بھرتی ہوئے محکمانہ ٹریننگ کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے یہی ملازمت کا خاصہ ہے پھر خطوط کے ذریعے ہماری آدھی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ جو ماشاء اللہ تادمِ تحریر جاری و ساری ہیں طویل مدت کے بعد ایک بار پھر ہم ملتان میں اکٹھے ہو گئے اور یوں لگا جیسے کالج کے زمانہ کی معصومیت، خلوص، محبت اور اخوت کے لیل و نہار پھر سے لوٹ آئے ہیں۔

احمد ظہیر کو مضمون نویسی اور بیت بازی کا بچپن سے ہی شغف تھا۔ بزمِ ادب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا گورنمنٹ کالج لائل پور (اب فیصل آباد) کے میگزین بیکن کے اردو سیکشن کا تین سال تک متواتر ایڈیٹر رہا بزمِ ادب کو قوس و قزح کے رنگوں سے سنوارا۔ بزمِ ادب کا پہلا سیکرٹری اور پھر وائس پریذیڈنٹ رہا۔ محکمہ پولیس میں بھی احمد ظہیر نے اپنی محنت دیانت داری اور قابلیت سے خوب نام کمایا۔ افسران کی خواہش اور کوشش ہوتی کہ احمد ظہیر ان کے سٹاف میں ہو کیونکہ احمد ظہیر کو جو کام جس اعتماد اور یقین کے ساتھ سپرد کیا جاتا وہ اسی قدر احتیاط اور جانفشانی سے اس کی تکمیل کرتا۔ یہ نحیف و نزار شخص اپنے اندر فولادی قوت رکھتا ہے۔ کام کی زیادتی کتنی ہی کیوں نہ ہو اور ان کی طبع و نازک کتنی ہی مضمحل کیوں نہ ہو یہ بھی

> "جب وہ قلم اٹھاتا ہے تو لاکھوں موتی رولتا ہے"

نوعِ انسان غنچۂ پیشانی سے اپنے کام میں جُتا رہے گا۔ اور اسے ختم کر کے اور اپنے افسر سے او کے کا اذن لے کر ہی دم لے گا اسی کے اسی عملِ صالح نے افسران اور رفقائے کار کے دل جیت لئے ہیں۔

اسی کو جینا کہتے ہیں تو یوں ہی جی لیں گے
اُف نہ کریں گے لب سی لیں گے آنسو پی لیں گے

پولیس میں جہاں کام کرنے والوں کی قدر ہوتی ہے وہاں ایسے محنت کش کو کام کے بوجھ سے لاد دیا جاتا ہے اور وہ اس بے جا بوجھ سے ریٹائرمنٹ یا موت سے پہلے چھٹکارا نہ پا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمد ظہیر کے اندر کا ادیب منفرد کب کا فوت ہو چکا ہے۔ وہ جب قلم اٹھاتا ہے۔ تو صفحۂ قرطاس پہ الفاظ کے لاکھوں موتی رولتا ہے۔ اس کی ادیبانہ اور بے تابانہ جھلک اس کے خطوط سے نمایاں طور پر ملتی ہے

کون کہتا ہے کہ پروانوں میں وہ بات نہیں
تم سرِ راہ کوئی شمع جلاؤ تو سہی

امسال (۱۹۸۵ء) پولیس پراسیکیوشن برانچ دو حصوں میں بٹ گئی۔ پی ایس آئی اور پی آئی صاحبان کی اکثریت محکمہ قانون کے تحت چلی گئی۔ جب کہ پی ڈی ایس پی کی تقریباً نصف تعداد نے علیحدگی کو لبیک کیا احمد ظہیر جو گذشتہ چند سالوں سے شیخوپورہ میں پی ڈی ایس پی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں نے پولیس کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی۔ شامِ زندگی میں وہ اپنی ذمہ داریاں کیونکر بدلے۔ اور اس خیال سے بھی اپنی وضع داری قائم رکھی کہ کہیں محکمہ والے یہ نہ کہہ دیں

ہم ہی وفا شکن تھے چلو ہم ہی بے وفا
تم تو وفا شعار تھے تم کیوں بدل گئے

ظہیر صرف دوستوں کے دوست نہیں بلکہ دشمنوں کے بھی دوست ہیں۔ فرمودہ قائداعظمؒ — کام کام — کام کے زبردست پیروکار ہیں۔ فراغت

marfat.com

میں عیاشی کے طور پر کسی علمی یا ادبی کتاب کا چہرہ دیکھ لیتے ہیں۔ باقی اللہ اللہ اور خیر صلا!

آیئے ان کے خطوط فرحت نظط پڑھئے اور سر دھنیے بقول خالد محمود عارف ؎

جواں چاندنی، بھرے بادلوں میں
یہ کس شوخ کے نامہ بر آ رہے ہیں

خط نمبر۱:۔ مظفر گڑھ ۳۰ رجون ۱۹۷۶ء ڈیر خالد

سلام شوق!

نقوش زریں گلہائے خوش رنگ و بو کی مانند زیب نگاہ دل ہو گئے۔ کیا تخیل ہے! ماشاءاللہ!! ادب لطیف سے بیگانہ ہوئے اک مدت ہوئی عالم رنگ و بو کا طلسم نہ جانے ماضی کے کس تاریک موڑ پر دفن ہے۔ اب جو اچانک یہ دلنشین شہ پارہ جذب نظر ہوا۔ تو ستار کے خوابیدہ نغمات یکسر گونج اٹھے۔ رگ دل پھڑک اٹھی اور روح تشنہ کی سرشاری کا یہ عالم کہ گویا شراب ناب کے ان گنت جام نوش جاں کر لئے ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ چند فسوں ساز الفاظ نے قلب و جگر میں ایک طوفان بلاخیز برپا کر چھوڑا ہے۔ جس کی تند و تیز لہروں کے گرداب میں گرفتار ان جانی الفاہ گہرائیوں کی جانب رواں دواں ہوں بشکریہ! شکریہ! اے ہمدم دیرینہ صد شکریہ!!! غم دوراں کی آہنی زنجیروں کو جھنجھوڑنے والے حبیب دلپذیر یہ احسان عظیم سے کم نہیں! زندگی ایک بار پھر خوش آہنگ نغمہ معلوم دیتی ہے۔ سینہ میں پھر شعلۂ محبت فروزاں ہے۔ چشم سوگوار بھی تابناک ہے کہیں یہ سب خواب تو نہیں؟

ملنا اور بچھڑ جانا قانون قدرت ہے! قدیم رسم حیات ہے!! اور پھر اگر تلخی ہجر نہ رہے تو شربت وصل کی شیرینی کا احساس کیونکر ہو۔ یوں ہی زیست انسانی مرکب ہے کامرانی اور نامرادی سے! شادمانی اور ناامیدی سے!! اس عالم ناپائیدار میں امیدوں کے گلہائے خوش رنگ شاذ ہی کھل پاتے ہیں۔ یہاں فصل گل کی آمد کا مسلسل چرچا ضرور ہے۔ لیکن اس کا قیام حباب آب سے زائد ہرگز نہیں۔ اگرچہ ہم ہمیشہ نشاط و انبساط کی تلاش میں سرگرداں ہیں لیکن افسوس! حسرت و عسرت اکثر ہمارا مقدر ہے۔ آہ! شریک سفر حیات!

ہجر میں وصال اندھیرے میں اُجالا اور نفرت میں محبت چھپی ہوتی ہے

صبر! صبر!! کہ سوائے اس کے چارہ نہیں۔ کوئی راہ فرار نہیں!!

آخر ہجر میں بھی اک چاشنی پوشیدہ ہے۔ یقیناً انتظار کی لذت لمحات وصل سے کم نہیں! مسافت حیات کی کٹھن منزلیں ایک دن ضرور ختم ہوں گی۔ اور گھمبیر تاریکیاں آخر مہتاب رخ دلبر کے نکل آنے سے چھٹ جائیں گی کیا یہ سب دھوکا ہے؟

اوکاڑہ میں آمد مبارک۔ نئے لوگ! نئے دوست!! نیا ماحول!!! ملازمت میں کتنے عجیب تجربات ہوتے ہیں جیسے ایک دلہن اچانک نئے گھر آ جاتی ہے۔ نہ معلوم نیا ماحول سازگار بھی آتا ہے؟ یقین ہے آئندہ اپنے شب و روز سے آگاہ کرو گے۔ اور حسب سابق مخاطب کی جادوگری جگاتے رہو گے ورنہ اپنا تو اب یہ حال ہے کہ راکھ کے ڈھیر سے ڈھونڈے چنگاری نہیں مل پاتی۔ تمام احباب کو سلام پہنچا دیا گیا ہے۔ سب جواباً تسلیم و نیاز پیش کرتے ہیں۔ خدا کرے یہ تسلسل ابدی ثابت ہو۔ الوداع۔ والسلام۔ نیاز آگیں۔ احمد ظہیر

خط نمبر۲۔ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۶ء

وحشت تنہائی میں اے جان جہاں لرزاں ہیں
تیری آواز کے سائے تیرے ہونٹوں کے سراب
دشت تنہائی میں، دوری کے خس و خاک تلے
کھل رہے ہیں! تیرے پہلو کے سمن اور گلاب

جان ظہیر۔ سلام شوق:

افسوس! حسرت و یاس کی گنجان تاریکیوں نے کچھ ایسے تنے بانے پھیلائے کہ شعوری ترتیب ایک دم مفلوج ہو کر رہ گئیں اور پھر گھریلو پریشانیوں اور غم روزگار کے بھیانک اژدہوں نے راہیں مسدود کر دی تھیں کہ راہ فرار کی ہرگز کوئی صورت نہ تھی۔ ایسی ہی کربناک صورت سے دوچار تھا کہ یکا یک سکوت و جمود کی زنجیریں خس و خاشاک بن کر نذر شکست و ریخت ہو گئیں۔ سوگوار دل کے خزاں دیدہ گلاب یکسر کھل اٹھے۔ اور نکہت جانفزا نے تخیل کو معطر و معنبر کر دیا۔ اب ایسی فسوں کاری سوائے نامۂ حبیب ہمنشین کے بھلا کہاں ممکن ہے۔ لا متناہی مسرت ہوئی۔ جگر یوں کہئے کہ نشاط و انبساط کا ایک بحر بیکراں امڈ آیا۔ تمام غم و اندوہ نذر طوفان بلاخیز ہوا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ کہیں آس پاس کوئی سحر آواز مغنی خوش آہنگ ابدی نغمہ الاپ رہا ہے جس نے روح و قلب پر گویا صد ہا جام جم انڈیل دیئے ہوں اے ہمدم! اے میرے دمساز!! میں ممنون ہوں۔ تیری اس عنایت کا۔ اس رغبت کا!! ورنہ یہ سکوت شب کا عذاب تو اس دل نزار کے لئے ناقابل برداشت بن چلا تھا۔ یہ تنہائی ایک افعی بن کر ڈس رہی تھی۔ یقیناً! انسانوں کے اس لق و دق اور بے آب و گیاہ صحرا میں ہم سب فرد و تنہا ہیں۔ یہ لوگ باگ! یہ عزیز و اقارب!! یہ مونس و غمخوار!!! صنم ہائے ظاہر داری ہیں۔ ایسے میں خوش بخت ہے وہ ذی روح جسے ایک سچا غمگسار میسر آ جائے۔

اب یہ ہرگز مبالغہ آرائی نہیں کہ تمہاری دلنشین سطور قرطاس دل پر یوں نقش ہوتی جا رہی ہیں گویا یوں ہی لوح دل ہے جو قدرت نے مقدر کی ہے۔ اور جس پر حیات نو کی نشاط کا مدار ہے۔ یقین ہے یہ تسلسل منقطع نہ ہو پائے گا۔

گذشتہ پندرہ روز صحرا نوردی میں گزرے پہلے رحیم یار خان چلا گیا پھر لاہور کے جنگل میں آٹھ روز تک گھوما۔ واپسی پر یہ نقوش سپرد قرطاس کر رہا ہوں۔ تاخیر کا شکوہ جائز! لیکن درگذر کا خواہاں ہوں گا۔ کتنا اچھا ہو کہ میری جان مظفرگڑھ سے رہائی پائے اور میں کہیں تمہارے آس پاس آ نکلوں۔ خان صاحب تو فریب دے گئے جیسا کہ دنیا کا دستور ہے۔ جب انہیں

marfat.com

دوش نہیں دوں گا۔ یہ اپنی فطرت نہیں بلکہ اسے اپنی قسمت تصور کر کے زہر کے گھونٹ بھر رہا ہوں۔ آخر کبھی تو شنوائی ہوگی۔

باقی دارد! والسلام۔ نیاز آگیں۔ ظہیر

خط نمبر ۳۔ ملتان ۹۔ فروری ۱۹۸۵ء

سرسراتی ہے تیری یاد کی جب تیز ہوا
دل کے سناٹے کوئی گیت سنا دیتے ہیں

یقیناً میری چشم سوگوار! روح بیقرار تمہاری ممنون ہوں جب بھی میں حالات کے بحرِ ذخار میں غوطہ زن ہو کر خود فراموشی کا شکار ہوتا ہوں۔ تمہاری دلنشین تحریر ایسے میں اچانک پیغام نشاط دیتی ہے۔ خود کو گویا پا لیتا ہوں۔ شرمندہ ہوتا ہوں اور از خود سنگر کر خود کو بیدار کرتا ہوں۔ سنوارتا ہوں ... سے ... ہوئے سے مزین پنے آپ کو سفرِ حیات سے قریب پاتا ہوں۔ یہ عزم و ارادہ کی روپہلی کرن ایک نئی دنیا بسا دیتی ہے۔ ظلمتوں سے میرا حسرتوں سے معترا!! اور یہ سب تمہاری کرشمہ سازی ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ صنم خانہ دل کے گوشہ گوشہ میں تمہارا وجود ہے۔

جاں پیاری ہے کہ تم بھی ہو مری جان کے ساتھ
غم جاں ہی غم جاناں ہے قریب آجاؤ

اب یہاں کی معروفیت کا کیا پوچھتے ہو خود جانتے ہو کہ مضراب کی ہر تار میں شور بے پناہ خوابیدہ ہے جتنا اسے چھیڑیں گے طوفان آہنگ بپا ہوگا۔ بس یہی حالت ہے۔ بہرِ رنگ مرورِ ایام کے ساتھ مژدۂ جانفزا کی امید رکھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں ؎

چلو کہ آج رکھی جائے گی نہادِ چمن
چلو کہ آج بہت دوست آئیں گے سرِ دار

خدا حافظ۔ نیاز آگیں۔ ظہیر

خط نمبر ۴ شیخوپورہ، ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۴ء

برادرم چوہدری صاحب۔ سلام شوق!

آج شمن زار ماضی سے نکہت جانفزا کے مسحور کن ہلکورے کچھ ایسے انداز سے آئے کہ ذہن پر پڑے ہوئے دبیز پردے یکسر اٹھ گئے اور نگہ تصور میں گلہائے رنگا رنگ کا گلستاں بکھر گیا۔ یہ کیا عالم بے خودی ہے کہ بھولے بھلائے حسیں لمحات یکے بعد دیگرے یوں چلے آ رہے ہیں گویا ایک علم ہے جو مسلسل آگاہ بردوش ہے زندہ یاد! اے ہمدم دیرینہ۔ تم یقین مبارک باد کے مستحق ہو جو ایسے بے آب و گیاہ صحرا کے حیات میں نخل کاری کرنے پہنچے ہو۔ اور ہرگز یہ تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہو کہ کر غم دوراں انسان کی جمالی روح کو سوختہ سامان بنا کر غم جاناں سے بیگانہ کر چھوڑتا ہے۔ ہم لوگ کتنے بے حس سے بے ذوق اور بے ادب واقع ہوئے ہیں کہ وقت کے بھنور میں پھنس کر اپنے محسن! اپنے ناخدا!! کو بھی فراموش کر ڈالتے ہیں۔ افسوس! صد افسوس!! ایسی بے حسی پر تو بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ معاف کرنا دوست! ذرا جذباتی ہو گیا تھا۔ امید ہے۔ آئندہ تلافی کر پاؤں گا۔

وقت کیسا گذر رہا ہے۔ ماحول کو تو پوری طرح اپنا لیا ہوگا۔ نئے تجربات کیا ہوئے؟ کچھ روشنی ڈالو گے؟

دوستوں کو سلام!

والسلام۔ نیاز آگیں۔ ظہیر

گجرات میں
ایئر ٹریول
کے لئے
منفرد ادارہ

سکائی ورلڈ ٹریولز

نزد کچہری چوک گجرات
فون نمبر: 4461

marfat.com

تعلیمی سرگرمیاں

ترتیب و پیشکش

فضل الرحمٰن نعیم

نیشنلائزڈ ٹیچرز کنونشن کی مکمل رپورٹ

پنجاب نیشنلائزڈ سکول ٹیچرز ایسوسی ایشن ضلع گجرات زون بی کے زیر اہتمام اساتذہ کا ایک عظیم الشان کنونشن گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول منڈی بہاوالدین منعقد ہوا جس کی صدارت ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر رانا محمد ارشد نے کی۔ عالی منور حسین صدر گجرات زون بی نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے مرکزی قائدین کا شکریہ ادا کیا اور مطالبہ کیا کہ نیشنلائزڈ کیڈر کے اساتذہ کو پنشن کا حق آغاز ملازمت سے ملنا چاہئے نیشنلائزڈ کیڈر کے ایس ایس ٹی اور ہیڈ ماسٹرز ابھی تک بلاجواز سلیکشن گریڈ سے محروم ہیں انتظامی آسامیوں میں نیشنلائزڈ کیڈر کا کوٹہ مقرر ہونا چاہئے۔ اساتذہ کے سکیلوں پر نظر ثانی کر کے ان کو بہتر بنایا جائے اور سی ٹی/او ٹی اساتذہ کے سکیلوں میں ناانصافی کا ازالہ ہونا چاہئے فکسڈ میڈیکل الاؤنس، ٹیچر فاؤنڈیشن کا قیام اور مہنگائی الاؤنس میں اضافہ جیسے مسائل حل ہونے چاہئیں پبلک گرلز ہائی سکول منڈی بہاؤالدین کے لئے ۸ کنال اراضی الاٹ کر دی گئی ہے عمارت کی تعمیر کے لئے گرانٹ منظور ہونی چاہئے۔ گورنمنٹ مسلم ہائی سکول منڈی بہاوالدین اور گورنمنٹ پبلک ہائی سکول منڈی بہاؤالدین کے لئے عمارت ہونی چاہئیں۔ چونکہ ضلع گجرات میں نیشنلائزڈ سکولوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے اساتذہ کے مسائل کے حل کے سلسلہ میں آسانی پیدا کرنے کے لئے تحصیل کھاریاں کو الگ زون رسی اکا درجہ ملنا چاہئے۔

مرکزی صدر جناب رانا محمد ارشد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نیشنلائزڈ اساتذہ کا پنشن کا مطالبہ حکومت نے اصولی طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس کے لئے کافی رقم مختص کر دی گئی ہے اور تمام سکولوں سے اس سلسلہ میں کوائف طلب کر لئے ہیں نیشنلائزڈ ٹیچرز ہیڈ ماسٹرز کے سلیکشن گریڈ کے سلسلہ میں حکام بالا سے مذاکرات ہو چکے ہیں اور اس سلسلہ میں کافی پیش رفت ہے انتظامی آسامیوں میں نیشنلائزڈ کیڈر کا حصہ فکسڈ میڈیکل الاؤنس اساتذہ کے لئے ٹیچرز فاؤنڈیشن کا قیام۔ سی ٹی اور او ٹی اساتذہ کے سکیلوں میں ناانصافی اور تمام اساتذہ کے لئے بہتر سکیل کے لئے ایسوسی ایشن اپنی بھرپور کوشش کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی منڈی بہاؤالدین کے مقامی سکولوں کے مسائل کے لئے حکام بالا سے مل کر انہیں جلد حل کروانے کی کوشش کی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ نیشنلائزڈ ہائی سکولوں میں ہیڈ ماسٹروں کی خالی آسامیوں پر جلد ہی نئے ہیڈ ماسٹر لگ جائیں گے کیونکہ اس سلسلہ میں حکومت فیصلہ کر چکی ہے انہوں نے ضلع گجرات کے نیشنلائزڈ اساتذہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے تحصیل کھاریاں کو ایک الگ زون رسی کا بھی درجہ دینے کا اعلان کیا آخر میں انہوں نے اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں اور نئی نسل کی تعمیر نو صحیح خطوط پر کریں تاکہ نئی نسل سچا مسلمان اور ایک صحیح پاکستانی بن سکے۔ کنونشن سے نیشنلائزڈ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے صدر چوہدری محمد صادق ایسوسی ایشن کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد انور بھٹی سینئر نائب صدر شیخ عبدالحلیم۔ ڈویژنل سیکرٹری خان محمد احسان۔ سیکرٹری گجرات راجہ بشیر احمد اور سیکرٹری زون بی ایم ایم بھٹی کے علاوہ پروفیشنل کیڈر کے نمائندہ محمد حنیف اور محمد صدیق امجد نے خطاب کیا

پنجاب نیشنلائزڈ سکول ٹیچرز ایسوسی ایشن پنجاب کے مرکزی صدر رانا محمد ارشد نے اپنی کابینہ کے ہمراہ گورنمنٹ اسلامی ہائی سکول منڈی بہاؤالدین میں اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر ہونے والی چار دیواری کا افتتاح کیا گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول بہاؤالدین کے ہیڈ ماسٹر شیخ عبدالحلیم سٹاف طلبہ اور منڈی کے اہل ثروت حضرات کو خراج تحسین پیش کیا جس کی کوششوں سے تقریباً پچاس ہزار روپے کا یہ منصوبہ اپنی مدد آپ کے تحت مکمل ہوا۔ اس موقع پر انہوں نے صاحب ثروت افراد سے اپیل کی کہ وہ قومی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر نیشنلائزڈ سکولوں کی باقی عمارات جن کی حالت خستہ و خراب ہے کی مرمت و اصلاح کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ طلبہ کی زندگیاں قیمتی معصوم زندگیاں محفوظ ہو سکیں۔

●●●

marfat.com

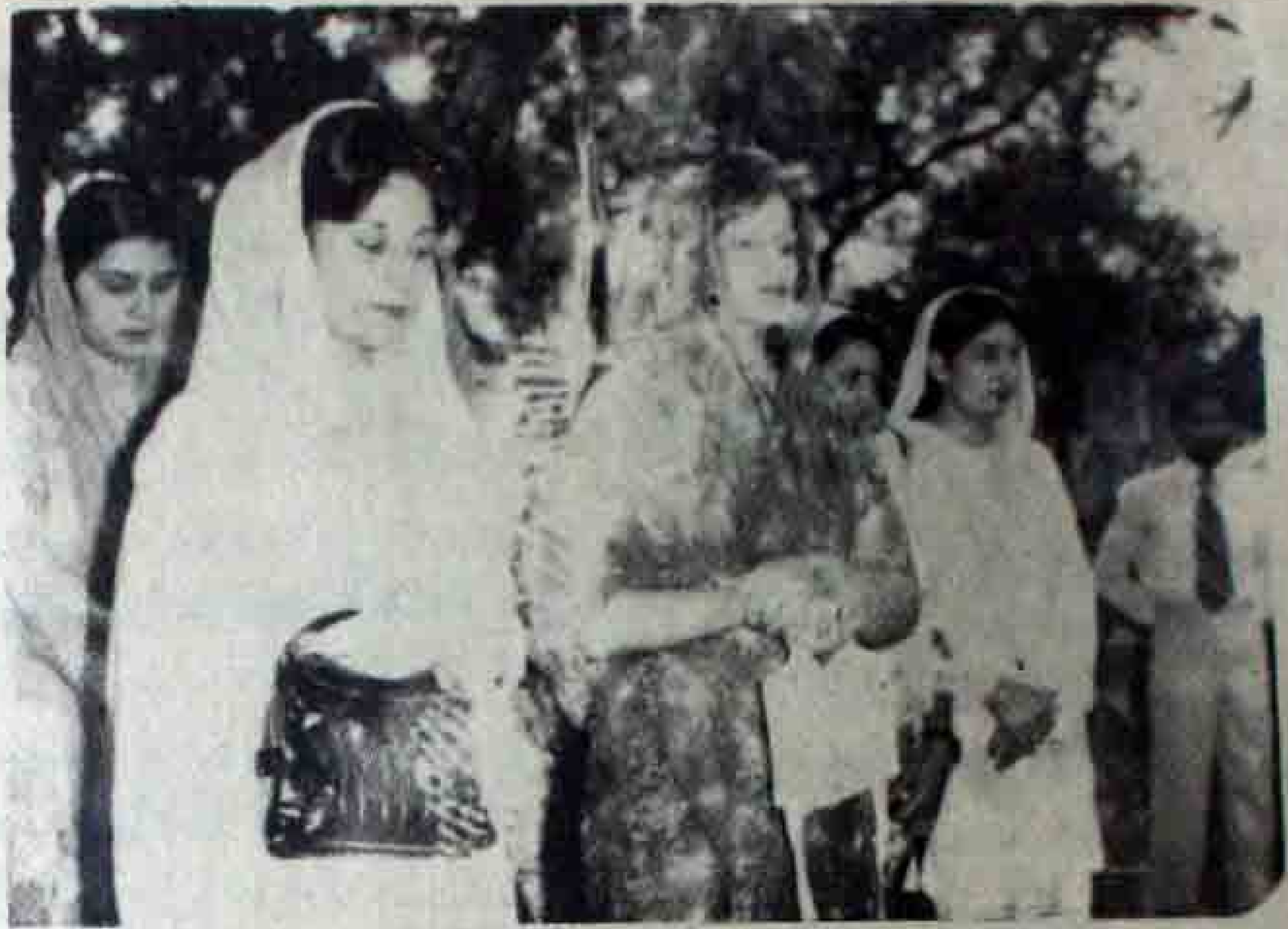

گورنمنٹ انٹر گرلز کالج اور کالی گھٹائیں

گورنمنٹ انٹر گرلز کالج گجرات دو سال قبل قائم ہوا تھا۔ عمارت اور اساتذہ کی کمی اور دیگر مسائل و مشکلات کے باوجود اس تعلیمی ادارے کی کارکردگی قابل ذکر رہی اور نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں میں اس کالج نے اپنی حیثیت منوا لی۔

گورنمنٹ گرلز انٹر کالج کی پہلی تقریب تقسیم انعامات ۱۱ فروری کو منائی گئی اس روز آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور گذشتہ روز شروع ہونے والی بارش کا زور ابھی نہیں ٹوٹا تھا گجرات کی سڑکیں جو کافی عرصہ سے پانی کی ایک بالٹی بھی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں بھلا اس قسم کی لگاتار اور مسلسل بارش کو ہضم کیسے کر سکتی ہیں۔ لہذا ہر طرف کیچڑ اور دلدل دکھائی دے رہی تھی اور عام تاثر یہ تھا کہ کالج کا فنکشن روکھا پھیکا نہیں تو پھیکا پھیکا ضرور ہو گا اس تاثر کا برملا اظہار بھی ہمارے فوٹو گرافر نے یوں کیا کہ محترمہ مس عذرا غنی جب بھی کسی تقریب کا اہتمام کرتی ہیں گھٹائیں جھوم کر آجاتی ہیں اور بادل زور سے گرجنے لگتے ہیں۔

مگر اس بار تقریب بہت کامیاب رہی۔ مقامی کالجوں کے پرنسپل صاحبان کے علاوہ طالبات اور ان کے والدین کی کثیر تعداد موقع پر موجود تھی۔ بلکہ بارش کا یہ فائدہ تھا کہ جو ایک بار کالج کے اندر داخل ہو گیا اسے باہر نکلنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی ڈائریکٹر کالج گوجرانوالہ ڈویژن ڈاکٹر امتیاز احمد چیمہ تھے جن کی توجہ دلاتے ہوئے پرنسپل مس عذرا غنی نے اپنے مطالبات مختصر کرتے ہوئے صرف دو مطالبوں پر اکتفا کرتے ہوئے کہا کہ کالج کی لائبریری حاضر ہے مگر لائبریرین غائب ہے۔ براہ کرم لائبریرین کو بھی حاضر کیا جائے دوسرے یہ کہ انگریزی اور اردو کے مضامین کیلئے دو اسسٹنٹ پروفیسر بھی کالج کو دیئے جائیں۔ یہ دونوں مطالبات ڈاکٹر امتیاز احمد چیمہ صاحب نے فوری طور پر یوں تسلیم کر لئے کہ لائبریرین دستیاب ہوتے ہی بھجوا دیا جائے گا اور دونوں پروفیسر بھی ایک ماہ کے اندر حاضر کر دیئے جائیں گے۔

بعد ازاں انہوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے مس رضوانہ جمیل جس کا تعلیمی ریکارڈ انتہائی شاندار رہا ہے اور جس نے اپنے ہم جماعت طالب علموں اور طالبات کو بری طرح ہرا کر سونے کا تمغہ لے گئی کیونکہ اس نے پری میڈیکل انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ضلع گجرات میں پہلی اور بورڈ میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے انعامات حاصل کرنے والی دیگر طالبات میں مس در صدف، مس شبنم اعجاز، مس نگینہ الیاس اور مس شہناز چوہدری شامل ہیں جنہیں چاندی کے تمغے ملے

پیپلز ماڈل ہائی سکول میں یوم والدین

پیپلز ماڈل ہائی سکول محلہ بیگم پورہ گجرات میں یوم والدین کی پروقار تقریب میں بیگم طارق یوسف ڈپٹی کمشنر مہمان خصوصی تھیں جب کہ صدارت کے فرائض محترمہ بخاری صاحبہ سیڈ مسٹریس گورنمنٹ ایم بی فاطمہ جناح گرلز ہائی سکول نے سرانجام دیئے۔ طالبات کے لئے تقریری مقابلہ کے لئے جو عنوانات تجویز کئے گئے ان میں "زمانہ خلافت راشدہ" اور "ناخواندگی کا خاتمہ" شامل تھے۔ ان موضوعات پر سول پائیلٹ سکول تعبیر جونیئر ماڈل سکول جاوید پائیلٹ سکول پیپلز ماڈل ہائی سکول کی طالبات نے حصہ لیا جب کہ منصفین کے فرائض محترمہ مس بخاری صاحبہ محترمہ مسز عبدالوحید محترمہ زاہدہ اختر گیلانی نے ادا کئے۔

اول الذکر موضوع پر حنا بتول (تعبیر جونیئر ماڈل سکول) علی مسعود (سول پائیلٹ) اور ثانی الذکر موضوع پر خرم جعفری (سول) اور تعبیر مرتضیٰ (تعبیر) نے اول دوم انعامات حاصل کئے جب کہ حوصلہ افزائی کے انعامات عالیہ شمیم یاسمین اشرف (پیپلز) اور شاد ندیم (جاوید) نے حاصل کئے۔

marfat.com

گورنمنٹ گرلز سکول منگلیا

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منگلیا تحصیل کھاریاں گلیانہ روڈ پر واقع ہے حصہ ہائی کی عمارت جدید ترین تعمیر کی گئی ہے جس کے سات کمرے اور ایک خوبصورت لائبریری روم اور دفتر و سٹاف روم ہے لیکن حصہ پرائمری کی عمارت منہدم ہو چکی ہے چھوٹے چھوٹے بچے صحن یا برآمدے میں بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ سکول نشیب میں واقع ہے اس لئے بارش کے دنوں میں پرائمری کے بچوں کی حالت بہت خراب ہو جاتی ہے سکول کے اندر باغیچہ بھی ہے۔ سکول کی ہیڈ مسٹریس مسز کشور ناہید گجرات سے روزانہ سکول پڑھانے کے لئے جاتی ہیں اور اس سلسلہ میں انہیں کئی قابل ذکر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

طالبات کی کل تعداد ۳۰۰ ہے اس کے سالانہ نتائج بھی اچھے ہیں۔ مڈل میں شاہدہ سلطانہ فضل کریم نے ۵۸۶ نمبر لے کر پہلی پوزیشن حاصل کر کے وظیفہ حاصل کیا ہے۔

غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی یہ سکول ریکارڈ کا حامل ہے ۸۳-۸۴ میں لانگ جمپ میں نسرین اختر نے اور ہائی جمپ میں نسیم کوثر نے ضلع گجرات میں کھیلوں پہلی پوزیشن حاصل کی جب کہ ریس میں جمیلہ نذیر نے دوم پوزیشن حاصل کی ۸۵-۸۶ میں ۴۰۰ میٹر ریس میں فرح بی بی نے تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔

گورنمنٹ ہائی سکول دولت نگر

گورنمنٹ ہائی سکول دولت نگر اس علاقے کا سب سے پرانا سکول ہے اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس کے ہیڈ ماسٹر جناب شفیق چوہدری ۱۹۵۸ سے اسی سکول میں تعینات ہیں۔ اس طویل عرصہ کی رفاقت کی وجہ سے دوسری اور تیسری نسل بھی ان کی شاگرد ہے اور علاقے بھر میں انہیں بہترین نتائج دکھانے اور طلبہ کو ذاتی دلچسپی سے پڑھانے کی وجہ سے عزت و محبت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

جناب شفیق چوہدری کی یہ رائے از حد قیمتی اور قابل غور ہے کہ محنتی اور لائق اساتذہ بالخصوص کسی بھی تعلیمی ادارے کے سربراہ کا تبادلہ ماسوائے اشد ضرورت نہیں کرنا چاہیئے انہوں نے اس کی دلیل یہ دی کہ پرانے سربراہ کو سکول کے نتائج بہتر دکھانے کے لئے اس وجہ سے تگ و دو کرنی پڑتی ہے کہ اس کی کے مقابلے میں قدم کہیں آگے جانا چاہیئے اور تعلیمی ترقی نظر آنی چاہیئے۔ جب کہ تبادلہ کے بعد نئی جگہ پر تعینات ہونے والے سربراہ کو اس قسم کے چیلنج کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ علاقے کے لوگ اس سے واقف ہوتے ہیں نہ ہی نئے سربراہ سے کوئی توقع وابستہ کی جاتی ہے اور نہ ہی اسے ماضی کے نتائج سے بہتر نتائج دکھانے کی کوئی فکر ہوتی ہے۔

شیخ بدر الدین نے ۴ کنال اراضی عطیہ کی

شیخ بدر الدین نمبردار دولت نگر جنہوں نے چار کنال اراضی گرلز ہائی سکول کو عطیہ کی ہے مختلف کے لئے دو کنال اور ٹیلی فون ایکسچینج کے لئے بھی معقول اراضی دینے کا اعلان کیا ہے۔ شیخ صاحب کے بیٹے شیخ آفتاب عالم نے بتایا کہ اجتماعی کاموں کے لئے اس قسم کا صدقہ جاریہ کسی پر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ ہر ذمہ دار شہری جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کر کے قومی تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرے۔

گورنمنٹ گرلز سکول دولت نگر

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دولت نگر خوبصورت اور جدید ترین عمارت میں قائم ہے طالبات کی تعداد کے پیش نظر کمروں کی تعداد اگرچہ بہت کم ہے اس کے باوجود ہیڈ مسٹریس مسز ادیبہ طفیل صاحبہ نے ذاتی دلچسپی سے سکول میں باغیچہ لگوا کر اس خوبصورت سکول کو مزید دلکش بنا دیا ہے کھلی فضا میں واقع یہ تعلیمی ادارہ جس کے مڈل و ہائی حصہ میں ڈھائی صد طالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں۔ سکول کے لئے چار کنال اراضی ایک مخیر علم دوست شہری شیخ بدر الدین نمبردار نے عطیہ کی جس کے نتیجہ میں مئی ۱۹۸۱ میں مڈل سکول کو اپ گریڈ کر کے ہائی کا درجہ دیا گیا۔ حصہ پرائمری گاؤں کے اندر اور مڈل و ہائی کلاسیں نئی عمارت میں منتقل ہو گئیں۔ چار استانیاں پرائمری کو اور آٹھ مڈل و ہائی کو پڑھا رہی ہیں۔ سکول کے نتائج کا چارٹ انتہائی خوش کن ہے کامیاب ہونے والی طالبات کا تناسب دہم میں ۱۰۰ فیصد، ۸۰.۵ فیصد، ۹۴.۷ فیصد برائے ۸۲-۸۳، ۸۳-۸۴، ۸۴-۸۵ بالترتیب ہے۔ ۸۴-۸۵ میں مڈل کے امتحان میں پانچ طالبات نے شاندار نمبر حاصل کئے ان میں فہمیدہ کوثر اللہ دتہ نے ۷۰۷، ناہید اختر نے ۶۴۸، نگہت نورحسین نے ۶۰۷، ناہید اختر غلام رسول نے ۶۰۰، صغراں بی بی نذر محمد نے ۶۴۱ اور ساجدہ پروین لال نے ۶۲۵ نمبر حاصل کئے جب کہ شازیہ بشیر اور عزیز فاطمہ نے وظیفہ حاصل کیا۔

marfat.com

پندرہ روزہ
جذبہ
گجرات
جلد ۴ شمارہ ۱۸
یکم تا ۱۵ فروری ۱۹۸۶ء

پبلشر راجہ طارق محمود مطابع ... مطبع: گرین لائٹ پریس گجرات • مقام اشاعت: ... گجرات

فرقہ بندی کی وجوہات وعوامل

اُمّتِ مُحمّدیہ میں اختلافات اِنتشار کا باعث کیوں بنے ہیں

دردمند مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ

تحریر: پروفیسر طاہر القادری

حضور کا فرمان ہے۔ اختلاف اُمتی رحمۃ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے اس فرمودۂ رسول کی حکمت وفلسفہ پر روشنی ڈالنے سے پہلے ایک بنیادی اصول ذہن نشین رہے کہ علمی مسائل میں اختلاف بیدار مغزی، صحت منداور توانا سوچ کی علامت ہوا کرتا ہے علمی اختلاف کی اہمیت کو ایک تمثیل سے واضح طور پر سمجھا جاسکتا ہے بیس تیس طلباء کی ایک جماعت کو حل کرنے کے لئے ایک ایسا پرچہ تھمادیا جائے جو حسابی نوعیت کا نہ ہو بلکہ غور وخوض اور سوچ بچار کا متقاضی ہو اگر تمام لڑکوں کے پرچے کو حل (SOLVE) کرنے پر سوال کا ایک سا جواب آئے اور کہیں کوئی اختلاف نظر نہ آئے تو یہ یکسانیت اس امر کی غماز ہو گی کہ پرچے کو حل کرنے میں نقل چلی ہے اور اپنی عقل کو استعمال کرنے کی توفیق کسی کو نہیں ہوئی اس کے برعکس اگر مختلف جوابات سامنے آئیں تو یہ اختلاف اس امر کی نشاندہی ہوگا کہ طلبار نے محنت اور ذوق وشوق سے پڑھا ہے اور وہ اپنی تمام تر ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے ہیں۔ ثابت ہوا کہ علم وفکر کا باہمی اختلافات اور تنوع بہتر نتائج پیدا کرتا ہے اور متحرک سوچ کو نیا رخ عطا کرتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اسی حکمت پر دلالت کرتا ہے علمی اختلافات کے دروازے بند کر دینے سے سوچ میں جمود اور تعطل واقع ہو جاتا ہے جس سے معاشرہ کا ارتقائی عمل رُک جاتا ہے اور زندگی کی جد وجہد میں ترقی اور پیش رفت کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔ آج کی دنیا میں علوم وفنون میں محیر العقول ترقی علمی وفکری اختلافات کی مرہونِ منت ہے بلکہ ہر فن اور علم کا ارتقاء ہمیشہ تحقیق اور اجتہادی اختلاف در اختلاف ہی پر منحصر ہوتا ہے۔

امت کا اختلاف اس وقت تک رحمت ہے جب تک یہ علمی حلقوں اور علماء کے دائرے ہی میں محدود رہے لیکن جب یہ اختلافِ علمی اجتہاد وارتقاء کی بجائے سیاسی مقاصد، منفعت برآری اور حصولِ جاہ ومنزلت کے لئے استعمال ہونے لگے۔ تو وہ پھر اختلاف باعث و رحمت وثواب نہیں بلکہ باعثِ نحوست وعذاب بن جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اُمتِ مسلمہ کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے گلی کوچوں، بستیوں اور مسجدوں کے محراب ومنبر سے اختلافات کا ابھرنا اُمتِ مصطفوی میں بدترین قسم کے انتشار اور تفرقہ کو جنم دیتا ہے دین کو کاروبار اور پیٹ کے دھندے کے لئے استعمال کیا جانے لگے تو ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں الگ بن جاتی ہیں۔ ہر شخص کوچہ وبازار میں اختلافی مسائل کو ہوا دینے لگتا ہے اور فروعات میں الجھ کر ہمہ وقت ایک دوسرے سے دست وگریباں ہو کر مرنے مارنے پر اتر آتا ہے اس ماحول میں اختلافات دشمنی کا روپ دھار لیتے ہیں اور

marfat.com

سماعت کون

سول جج صاحبان کا عرضی دعویٰ کرے گا

بالآخر پنجاب کے سول جج صاحبان نے ایوانِ حکومت میں عرضی دعویٰ داخل کر دیا جس میں موقف اختیار کیا گیا کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کی آسامیوں کو براہِ راست بھرتی سے پُر نہ کیا جائے۔ بلکہ قواعد و ضوابط کے مطابق ان آسامیوں کا دو تہائی حصہ سول جج صاحبان کو ترقی دے کر پُر کیا جائے سول جج صاحبان کا یہ پاک مطالبہ بہت دیرینہ و پارینہ ہے۔ وہ زیرِ لب احتجاج کرتے تھے اب انہوں نے اس آہ و فغاں کو زینتِ لب کر لیا ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ کون سنتا ہے فغانِ درویش!

لیکن کسی دانشور نے خوب کہا ہے کہ صدا ضرور بلند کرتی چاہئے۔ جانے کسی وقت کسی جگہ کوئی نہ کوئی ضرور سن لے گا۔ سول جج صاحبان کی یہ صدا بہ صحرا ثابت نہ ہو گی بلکہ انشاء اللہ صدائے بازگشت بن کر گونجے گی۔ کہ اس میں ان کی صداقت شجاعت اور محبت کارفرما ہے

کلی کا پھول بننا اتنا مشکل نہ ہے جتنا کہ ایک عام بنی نوعِ انسان سے ایک سول جج کو تراشنا ہے۔ ایل ایل بی پاس کرنے کے بعد مقابلے کا امتحان دے۔ آٹھ پرچوں سے نبرد آزما ہو۔ نفسیاتی امتحان اور جاں گسل انٹرویو سے دوچار ہو۔ اور ہزاروں امیدواران میں سے صرف $\frac{1}{25}$ کامیاب قرار پائیں بالکل اسی طرح جس طرح —

خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

موسم سرما میں صبح ٹھیک اور پورے ۹ بجے سول جج اپنی کرسی عدالت میں پیوست ہو جاتا ہے اور پھر اس کے ہاتھ میں قلم جنبش کرنے لگ جاتا ہے ایک بجے دن تک ایک ہی رفتار سے رواں دواں رہتا ہے پھر آنا پونے دو بجے دن تک جس طرح مشینوں کو ٹھہرا کر تازہ دم کیا جاتا ہے اسی طرح انسانوں کے اس انبوہ کو پون گھنٹہ کا پیٹ کے دوزخ میں ایندھن ڈالنے کے لئے وقفہ عنایت کیا جاتا ہے اس کے بعد پھر وہی کمرۂ عدالت، وہی ہاتھ اور وہی لوح و قلم! یہ عمل صبح ٹھیک ۴ بجے دن تک جاری و ساری رہتا ہے جب نوجوان سول جج انصاف کی کرسی سے اُٹھتا ہے تو اس کی کمر ۸۰ سال کے بوڑھے کی کمر کی طرح کمان بن چکی ہوتی وہ اس کو سیدھا کرتے کرتے اپنے کلبۂ احزان میں پہنچ جاتا ہے سول جج صاحب کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا ایک چپڑاسی ہوتا ہے۔ اس کے سر پہ ایک نیلوی رنگ کی صندوقچی ہوتی ہے۔ جس میں "حساب" کے ہوم ورک کے لئے مسلاجات رکھی ہوتی ہے اور یوں سول جج کے ہاتھوں یہ ساری رات دلِ ناصبور رہتا ہے۔ اگلے دن پھر وہی مشقِ سخن اور وہی تختۂ مشق! اسی طرح شب و روز گذارتا ہوا اور محنت کی چکی پیستے ہوئے سول جج کو $\frac{1}{2}$۱۴ سال بیت جاتے ہیں تب کہیں جا کر ترقی کی کرن کی لَو لگتی ہے۔ کسی نے سچ کہا —

بعد مرنے کے اگر نیرِ اسلام آیا تو کیا! اور یوں جب قطرہ گہر بننے کے قریب تر ہوتا ہے تو ایسے میں براہِ راست بھرتی کا بھرپور حملہ ہوتا ہے۔ اس سے بیشتر پُرامید سول جج صاحبان خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتے ہیں — آہ! منزل انہیں جو شریکِ سفر نہ تھے!

اس وقت پاکستان میں جتنی بھی سروسز ہیں۔ اس میں سب زیادہ صبر آزما اور محنت طلب نوکری سول جج صاحبان کی ہے۔ بلکہ مجھے سول جج حکیم الامت علامہ علامہ اقبال کا مزدور دکھائی دیتا ہے جس کے بارے میں انہوں نے فرمایا تھا کہ — ہے تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات!

آپ سول جج کو بیٹھنے کے لئے موزوں کمرہ عدالت نہ دیں — رہنے کی رہائش نہ دیں — اسٹینو نہ دیں — فیصلے لکھنے کے لئے ہفتہ وار چھٹی نہ دیں — لیکن اس سے کم از کم ترقی کی منزلیں طے کرنے کا بنیادی حق تو نہ چھین لیں۔ یہ اس کا خالصتاً اپنا حق ہے — بالکل اپنا مادیت کے اس دور میں ترقی کا حق زندہ رہنے کے حق کے مترادف ہے۔

یہ تو پنجاب بھر کے سول جج صاحبان کا اجتماعی مطالبہ ہے۔ جو سراسر جائز اور قانونی ہے۔ میرا ایک فقیرانہ مطالبہ اس پر بھی مستزاد ہے۔ کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی بھرتی کے لئے ادنیٰ مقابلے کا امتحان ہونا چاہئے۔

باقی ص ۴۳ پر

جب آزادی کی اولین جنگ لڑی جا رہی تھی

دریائے کنہار کے کنارے

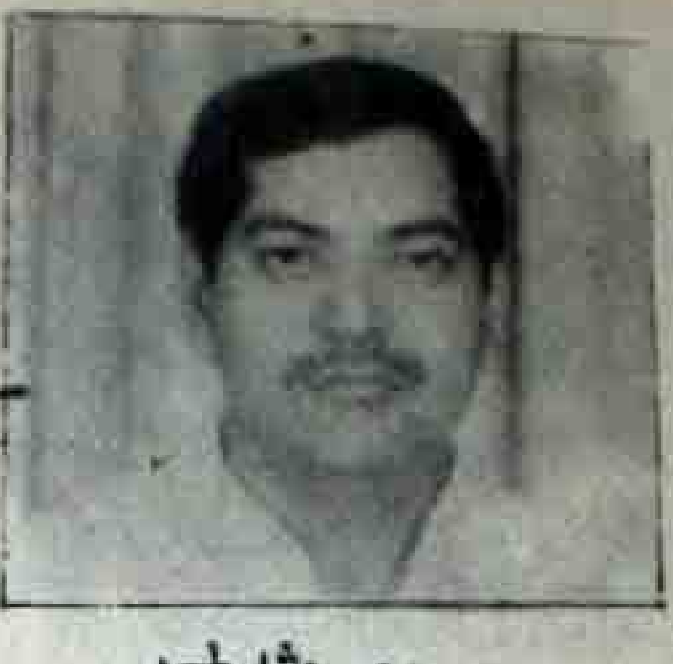

چوہدری نثار احمد
ایڈووکیٹ

وادی کاغان کو خدا تعالیٰ نے حسن کی بے پایاں دولت بخشی ہے۔ سطح سمندر سے دس بارہ ہزار فٹ بلند پہاڑ صدیوں سے سبز نائی کھڑے ہیں جن کی برف پوش چوٹیوں پر سورج کی کرنیں پڑتی ہیں تو فضا میں قوس قزح کے رنگ بکھر جاتے ہیں۔ ان حسین وادیوں پر جنت کی شہزادیوں کے دامن سے سدا بہار چشمے پھوٹتے ہیں۔ یہی چشمے مل کر دریائے کنہار کو جنم دیتے ہیں۔ دریائے کنہار پہاڑوں کی شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی دیواروں کے درمیان قریباً آدھ میل چوڑے راستے پر پیچ و خم کھاتے ہوئے محو سفر ہے بے شمار پہاڑی ندی نالے پہاڑوں سے اتر کر دریا کا دامن وسیع کرتے جاتے ہیں اور جب دریائے کنہار وادی کاغان سے گذر کر پہاڑوں کی ایک عظیم دیوار سے راستہ بناتے ہوئے وادی میں قدم رکھتا ہے۔ وہاں اس اونچے پہاڑ کے نشیب و فراز پر ایک بستی آباد ہے جسے بالاکوٹ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

مجھے برسوں سے خواہش تھی کہ کبھی فرصت ملے تو میں اس بستی کو سلام کروں جہاں وہ شہیدانِ وفا دفن ہیں جنہوں نے برصغیر میں پہلی اسلامی تحریک کی بنیاد رکھی اور آج میں اسی تاریخی شہر میں دریائے کنہار کے کنارے کھڑا تھا اور دریا کی موجوں کے زیر و بم میں مجھے ماضی کا سفر کرتے ہوئے نظر آ رہی تھی اور جب شور مچاتی موجیں کناروں سے ٹکرا کر شور مچاتی۔ جاگ اٹھی آواز … جاتی تھی تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ

موجیں تڑپ رہی ہیں اس غم میں آج بھی
کس کو ڈبو دیا ہے کناروں جواب دو

جب میں اپنے دوست راجہ طارق محمود ایڈووکیٹ کے ساتھ سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی قبروں پر ان کی بلندی درجات کے لئے دعا مانگ رہا تھا تو تاریخ کے نشیب و فراز فلم کی طرح میری آنکھوں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ جب برصغیر پر غلامی کے سائے دراز ہوتے جا رہے تھے۔ مغلوں کی حکومت لال قلعہ تک محدود ہو چکی تھی۔ ایک طرف مشرقی ساحل سے سرہند کی سرحد تک انگریزی سامراج قابض ہو چکا تھا۔ دوسری طرف شمال میں دریائے ستلج سے پشاور تک سکھوں کی قوت بڑھتی اور چھائی جا رہی تھی۔ برصغیر کا مسلمان بڑی تیزی سے زوال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس تاریک ماحول میں رائے بریلی سے وہ مرد درویش اٹھا جس نے دیکھتے ہی دیکھتے سارے ہندوستان میں جہاد کی روح پھونک دی۔ وہ رائے بریلی سے دہلی شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ اسمٰعیل شہید نے سید صاحب کی بیعت کی تو ہزاروں لوگوں نے سید کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا عزم کیا۔

نومبر ۱۹۲۶ء کے آخری دن تھے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں برف سے ڈھک چکی تھیں کہ سید بادشاہ کا قافلہ کوئٹہ سے قندھار ہوتے ہوئے وادی پشاور میں داخل ہوا۔ سکھوں کے ستائے ہوئے لوگ سید کے استقبال کے لئے نکل آئے جب مجاہدین کا قافلہ نوشہرہ پہنچا تو پتہ چلا کہ سکھ جرنیل بدھ سنگھ لشکر لئے اکوڑے پر حملہ کیلئے تیار ہے۔ دسمبر ۱۸۲۶ء کو وادی پشاور میں حق و باطل کا اولین معرکہ ہو گیا۔ جہاں سات سو مجاہدین سات ہزار سکھ لشکر کے سامنے کھڑے تھے اور جب رات کے پچھلے پہر مجاہدین نے دریا پار کر کے سکھ لشکر پر حملہ کیا تو کامیابیوں نے ان کے قدم چومے اور ایک ہزار سکھ ہلاک ہوئے۔ سکھوں کے ناقابل تسخیر ہونے کا طلسم ٹوٹ گیا۔

پھر معرکے پر معرکے لڑے گئے۔ جب دشمن شکست نہ دے سکا تو اپنے شکست دینے نکل آئے، فتوے دیئے گئے۔ ایمان فروش مولوی میدان میں آئے۔ خوانین پشاور و یوسفزئی نے غداریاں کیں۔ دریائے اٹک خون کے آنسو روتا رہا۔ تاریخ ایک بدترین موڑ مڑ گئی۔ مجاہدین اپنوں کے زخم کھا کر نڈھال ہو گئے تو بالاکوٹ

جب دشمن شکست نہ دے سکے

تو اپنے شکست دینے نکل آئے

فتوے دیے

ایمان فروش مولوی میدان

میں آئے خوانین پشاور نے غداریاں کیں

کی وادی کا رخ کیا۔ لیکن یہاں بھی غدار ساتھ تھے وادی کا خفیہ راستہ سکھوں کو بتا کر حملے کی دعوت دی اور پھر وہ لوگ شکست کھا گئے جو ہندوستان کے کونے کونے سے اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اکٹھے ہوئے تھے جنہوں نے قربانی اور ایثار کی لازوال داستانیں رقم کر کے صحابہ کرامؓ کی یاد تازہ کر دی تھی۔

گذرا تھا اس مقام سے اک کارواں کبھی

مجاہدین وقتی طور پر ناکام ہو گئے لیکن انکی جلائی ہوئی شمع روشن رہی اور ہندوستان میں جہاد جاری رہا۔ معرکہ بالاکوٹ کے چند سال بعد ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی لڑی گئی اور آزادی کا کارواں آگے بڑھتا رہا۔ مجاہدین کا ہیڈ کوارٹر ہندوستان میں صادق آباد کی بستی میں منتقل ہو گیا۔ جہاں عظیم آباد کے رئیس مولانا ولایت علی اور ان کے بھائی عنایت علی نے تحریک جاری رکھی۔ پھر پانی پت میں چند مجاہدین گرفتار ہوئے۔ مقدمہ چلا۔ انبالہ کے پھانسی گھر آباد ہوئے۔ سیشن جج ہربرٹ ایڈورڈز نے ۲ مئی ۱۸۶۴ء کو انصاف و قانون کی روایات پامال کرتے ہوئے فیصلہ سنایا۔ جسمیں مولانا محمد جعفر اور مولانا یحییٰ علی کو سزائے موت اور قاضی میاں جان، عبدالرحیم اور ان کے آٹھ ساتھیوں کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزائیں سنائیں۔ ایک سو آٹھ صفحات کا یہ فیصلہ برطانوی عدالتی نظام پر ہمیشہ ایک بدنما داغ رہے گا۔

ایک طرف مقدمے تھے پھانسیاں تھیں اور دوسری طرف مجاہدین کا جہاد جاری تھا۔ تحریک ریشمی رومال چل رہی تھی۔ سکھ قوت ختم ہو چکی تھی۔ اور ان کی جگہ انگریز لے چکا تھا۔ جنرل چیمبر لین سرحد کے علاقے میں مجاہدین کے خلاف برسرپیکار تھا۔ وقت گزرتا گیا۔ مجاہدین کے قافلے اپنا سفر طے کرتے گئے۔ پھر ۱۹۲۰ء کا ہنگامی سال آیا۔ مجاہدین کے خلاف ضلع گوجرانوالہ کی بستی قاضی کوٹ میں بغاوت کا مقدمہ قائم کیا گیا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۲۱ء کو سیشن جج رائے بہادر گنگا رام نے مجاہدین کو سات سات سال قید کا حکم سنایا۔

امیر مجاہدین عبدالکریم فوت ہو گئے تو مولانا فضل الٰہی وزیرآبادی نے جہاد کا علم سنبھال لیا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کا تاریخ ساز دن آن پہنچا۔ دریائے راوی کے کنارے مسلمانان برصغیر کا عظیم اجتماع قائداعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مجمع میں ایک درویش لمبے لمبے بال کندھوں پر لٹکائے شریک اجتماع تھا۔ یہ درویش امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی تھے۔ مولانا دیکھ رہے تھے۔ کہ راوی اور کنہار کی موجیں گلے مل رہی ہیں۔ منزل سامنے آ رہی ہے۔ پیران کے چہرے پر نور کی مسکراہٹ پھیل گئی۔

مولانا نے ہندوستان اور آزاد علاقے میں پھیلے ہوئے تحریک پاکستان کی حمایت میں کام کرنے والے ہندوستان کے تمام انٹیلی جنس کے ادارے تعاقب میں تھے لیکن مولانا انکی آنکھوں میں دھول جھونک کر یورپ جا پہنچے۔ اٹلی میں مسولینی سے ملاقات ہوئی۔ پھر ہٹلر سے ملے اور انگریزوں کے خلاف جنگ کی صورت میں ہندوستان کی آزادی میں مدد کے وعدے پر جرمنی اور روس کے اتحادیوں پر معاہدہ کیا۔ اور پھر انہوں شہیدوں کے خوابوں کی تعبیر آزادی طلوع ہوئی۔

آج دریائے کنہار آزادی وطن کی فضا میں محو خرام ہے۔ لیکن اس کی لہریں آزادی کی جانگسل اور قربانیوں سے لبریز داستان سنا رہی ہیں۔ اگر مجاہدین بالاکوٹ میں کامیاب ہو جاتے تو برصغیر کی تاریخ یکسر مختلف ہوتی۔ لیکن قدرت کو منظور نہیں تھا۔ آج دریائے کنہار کے کنارے چلتے ہوئے آدمی تاریخ کے جھروکوں سے گزر کر اس زمانے میں پہنچ جاتا ہے جب آزادی کی لڑائی لڑی جا رہی تھی۔ اور پھر بے اختیار آنکھیں راوی اور کنہار کی موجیں لہرانے لگتی ہیں۔ آنکھوں میں اک نمی سی ہے ماضی کی یاد گزرا تھا اس مقام سے اک کارواں کبھی

بقیہ : سول جج

جس میں وکلاء، ڈسٹرکٹ و ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور سول جج صاحبان بیک وقت یکساں و مساوی حصہ لے سکیں۔ ان میں بلا امتیاز کامیاب امیدواروں کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تعینات کیا جائے۔ مقابلے کا یہ امتحان ذہین و منتظم امیدواروں کو آگے لائے گا اور سروسز میں مزید محنت اور لگن کا رجحان ترقی پائے گا۔

خدائے رحمان و رحیم ہم بے نواؤں کی ان طیب اور ناتواں کوششوں کو بار آور فرمائیں۔ آمین!

ملازمت • بزنس • علاج • سیر و تفریح • حج • عمرہ کی

فری معلوماتی سروس

نیز ایئر لائنوں کی ٹکٹیں اور ایئر ٹریول سے متعلقہ معلومات کے لئے حکومت کے منظور شدہ ٹریولز

ماسٹرز ورلڈ لنکرز کچہری چوک گجرات

لائسنس نمبر 338

اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ

گیلپ ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لیے سربمہر ٹینڈرز شیڈول آف ریٹ (جنرل) ۱۹۷۹ء سے زائد یا کم فیصد کے مطابق اریگیشن کے منظور شدہ
ٹھیکیداروں سے مطلوب ہیں۔ ٹینڈر مورخہ ۸۶ – ۲ – ۲۴ بوقت ساڑھے بارہ بجے وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی روز اور اسی وقت زیر دستخطی
ٹینڈر دہندگان یا ان کے مصدقہ نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

شرائط

ٹینڈر کے ہمراہ درج شدہ رقم بطور زرضمانت کسی بھی شیڈول بنک کی ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں منسلک ہونا ضروری ہے۔ جو کہ زیر دستخطی کے نام
ہو۔ جس کی عدم موجودگی میں ٹینڈر زیر غور نہیں لائے جائیں گے۔
کام کی میعاد برائے تکمیل ٹینڈر کی منظوری کی تاریخ سے شروع ہوگی۔
کام نیس پاک کنسلٹینٹس اور محکمہ کے انجینئر کی ہدایات کے مطابق کروانا ہوگا۔
ٹینڈر کی منظوری جناب سپرنٹنڈنٹ انجینئر (با اختیار اتھارٹی) دیں گے۔ جو کہ کسی بھی ٹینڈر کو منظور یا نامنظور کرنے کے بغیر کسی وجہ کے مجاز ہوں گے۔
کام نیس پاک کی مقرر کردہ معیاد کے مطابق کروایا جائے گا اور کچے کام محکمہ اریگیشن کے مقرر کردہ معیاد کے مطابق کروائے جائیں گے۔
محکمہ اور ٹھیکیدار کے درمیان کسی بھی تنازعہ کے معاملہ کا فیصلہ جناب سپرنٹنڈنگ انجینئر صاحب ڈرینج سرکل سرگودھا کریں گے جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔
مشروط اور پوسٹل اور بذریعہ تار دیئے گئے ٹینڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔
ٹینڈر فارم مبلغ ۱۰۰ روپے فیس پر دفتری اوقات میں دفتر ہذا سے وصول کئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈر فیس ناقابل واپسی ہوگی۔
ادھورا یا مشروک ٹینڈر نامنظور ہوگا۔
میعاد مقررہ پر کام نہ شروع کرنے اور مقررہ معیاد کے اندر کام مکمل کرنے پر زرضمانت ضبط کی جا سکے گی۔ کام کی تکمیل کے دوران کام کی مقدار کو بڑھانا
یا گھٹانا کام کروانے والے ادارہ کے اختیار میں ہوگا۔
اوقات / شرائط ٹینڈر اور دیگر تفصیلات زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دفتری اوقات کے دوران ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔
ٹھیکیدار کو ٹینڈر دیتے وقت کاٹ کر دوبارہ لکھی گئی عبارت کے ساتھ دستخط کرنے ہوں گے۔ جس کے بغیر ٹینڈر منسوخ کیا جا سکے گا۔
فرم یا کمپنی کی صورت میں ٹینڈر دہندگان کو ٹینڈر کے ساتھ پاور آف اٹارنی منسلک کرنا ہوگی۔
بل کی آخری ادائیگی نیسپاک کنسلٹینٹس اور محکمہ انہار کے انجینئر کی تسلی کی صورت میں ہوگی۔
ٹھیکیدار کی ہر پیمنٹ پر دس فی صد سکیورٹی کاٹی جائے گی۔

نمبر شمار	کاموں کے نام	زر تخمینہ	زر ضمانت	مقررہ مدت
۱	ری ہیبلیٹیشن پی۔ آر۔ کے کے ڈرینج سسٹم بشمولیت مٹی کا کام کمپیکشن اور پکا کام۔	۱۵ لاکھ	۴۵۰۰۰	چار ماہ
۲	ر ری ہیبلیٹیشن گوجرہ ڈرینج سسٹم بشمولیت مٹی کا کام بذریعہ مشینری کمپیکشن اور پکا کام	۵۰ر۱۸ لاکھ	۵۵۵۰۰	چار ما

ایگزیکٹو انجینئر منڈی بہاؤالدین ڈرینج
ڈویژن منڈی بہاؤالدین

۱۴۷ — ۱۱۱/۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیکی یہ نہیں کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیئے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ کو اور یوم آخرت کو اور فرشتوں کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اسکے پیغمبروں کو سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں، کیلئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور نیک لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق اور باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔

(سورۃ البقرہ رکوع ۲۱ آیت ۱۷۷)

marfat.com

پی آر ایکشن ۱۹۸۵ء کے بعد دوسری اہم قومی دستاویز

دانشوروں اہل علم اور قارئین کی رائے

قومی صحافت کا معیار کیا ہے؟

آپ اپنا اخبارات و جرائد کا مطالعہ کرتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں صحافت کا کوئی معیار اور مقصدیت ضرور ہو گی۔ براہ کرم درج ذیل نکات پر مشتمل اپنی قیمتی رائے سے نوازیے تاکہ قومی صحافت پر شائع ہونے والی اہم دستاویز میں اسے شامل کیا جا سکے۔

★ صحافت کا معیار اور مقصد کیا ہونا چاہیے۔

★ کیا اخبارات و جرائد اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔

★ آپ کو کونسا اخبار، جریدہ و ڈائجسٹ پسند ہے اور کیوں؟

★ کیا اخبارات و جرائد محض تجارت و صنعت کے ادارے نہیں بن گئے؟
جرائم کی تشہیر، عریانی و فحاشی کی اشاعت میں اخبارات و جرائد کس حد تک قصوروار ہیں۔ اس کا حل آپ کی نظر میں کیا ہے؟

★ آپ کے علاقہ و شہر میں کونسا اخبار زیادہ پڑھا جاتا ہے اس کی آپ کی نظر میں کیا وجوہ ہیں۔

★ دیگر کوئی و ان کہی رائے، جذبہ و احساس جس کا آپ اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

کھل کر لکھیے کوئی بات چھپائیے نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سچی اور کھری باتیں بہت پسند ہیں۔ البتہ زبان و بیان مہذب اور سادہ ہونا چاہیے۔

نیکی کے کاموں میں تعاون کرنے کا حکم ہے۔ اس اہم رپورٹ کی اشاعت بلاشبہ ایک بہت بڑی قومی و ملی خدمت ہے اس مشکل کام کو آسان تر بنانے کے لیے ہمیں جہاں آپ کی قیمتی رائے اور دلآویز تحریروں کی ضرورت ہے وہاں ہمیں توقع ہے کہ آپ ہمیں مالی تعاون سے بھی نوازیں گے جس کی شرح کم از کم یکصد روپے اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپے مقرر کی گئی ہے۔

فضل الرحمٰن نعیم ایم اے
صدر رائیٹرز ایسوسی ایشن آف پاکستان
۶۳۹، ۵، ڈی ون ٹاؤن شپ لاہور

marfat.com

Fortnightly

JAZBA

GUJRAT

☎ 7111

Regd. No. R. 36

دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف تحصیل کھاریاں

عظیم الشان سالانہ

عرس مبارک

بتاریخ ۵۔۶۔۷ مارچ ۱۹۸۶ء

بدھ، جمعرات، جمعۃ المبارک

زیرِ سرپرستی: پیرِ طریقت مبلغِ اسلام حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ موہری شریف نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں جلیل القدر مشائخ عظام، نامور علمائے کرام اور معززین شرکت کریں گے۔ ۵ مارچ تا ۱۰ مارچ ریلوے انتظامیہ نے تمام ریل گاڑیاں کھاریاں شہر اسٹیشن پر ٹھہرانے کا فیصلہ کیا ہے متعلقین سلسلہ عالیہ کو بالخصوص اور برادرانِ اسلام کو بالعموم تقریبات عرس مبارک میں شمولیت کی دعوت ہے

الداعی الی الخیر:

الحاج صاحبزادہ محمد حفیظ الرحمان معصومی دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات (پاکستان)